



## وقت کی پکار ..... دعوتِ اسلامی

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کو شایاں ہیں اور ہیشمار درود و سلام اللہ الامام صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ کا واسنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا۔ ہمارے آقا و ولی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مسن کو لیکر چلے جس کی خاطر جسم نازنین پتھروں سے ہولناک کر آیا، راہوں میں کانٹے برداشت کئے، گالیاں سنیں، گھر بار چھوڑا بالآخر مکمل ضابطہ حیات کی صورتیں میں اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں کامیاب ہوئے لیکن چون جس زمانہ نبوی سے بعد آگیا، مسلمان عملی طور پر اسلام سے دور ہوتا چلا گیا اور آہ! اب تو حالات اس قدر بدل چکے ہیں کہ آج کے مسلمان کو دیکھ کر بسا اوقات یہ اندازہ لگانا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ مسلمان بھی ہے یا کوئی غیر مسلم۔

آج کا مسلمان دعویٰ تو ضرور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا ہے لیکن نہ اس کے چہرے پر محبت کی دلیل بصورتِ ارٹھی ہے نہ اس کا لباس اس بات کی دلیل فراہم کرتا ہے اسکی محبتِ رسول کو دیکھنے تو چہرہ مجوسیوں جیسا، لباس انگریزوں جیسا اور رسم و راج ہندوؤں جیسا۔ وضع میں تم ہونہاری تو تمدن میں ہنود۔ یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرما میں یہود یاد رکھتے اس جہانِ فانی میں نہ کوئی ہمیشہ رہا ہے اور نہ رہے گا۔ یہاں ہر نازنین کو موت کے سانپے ڈسا جس نے زندگی کے پھول چنے سے موت کے خاتمے ضرور زخمی کیا جس نے شراب پیتی کو پیسے کی کوشش کی اسے خمار موت نے پہنچ کر دیا جس نے دنیا میں خوشیوں کا گنج پایا اسے موت کا رنج ضرور ملا۔ غرض کہ اس جن کے ہر نہال کو خزاں کے ہاتھ نے نیست و نابود کر دیا کیونکہ خدائے بزرگ نے ہر ذی روح کے لئے موت کو قرار دیا ہے۔

پس جب مرنا ہے اور قبر میں جا کر کٹیروں کا ساتھی بننا ہے اور منکر نکیر سے سابقہ پڑنا ہے اور زمین کے نیچے مدفنوں میں رہنا ہے اور پھر قیامت کا سخت منظر دیکھنا ہے اس کے بعد

معلوم نہیں جنت میں جانا ہے یا جہنم ٹھکانہ ہے، لہذا نہایت ضروری ہے کہ موت کی فکر ہر وقت آدمی پر  
 ہے، اسکی صورت یہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب کی موت کو یاد کرے کہ کس طرح انکو کا نہ ہوں پہلا ذکر مٹی کے  
 نیچے داب دیا۔ انکی صورتوں کا، انکے بٹے بٹے عہدوں کا تصور کرے اور غور کرے کہ اب مٹی نے کس طرح  
 انکی اچھی صورتوں کو بدل دیا ہوگا۔ انکے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے ہوں گے کس طرح بچوں کو تمیم  
 بوی کو بیوہ اور شہتے داروں کو روتا پھوڑ کر چلے نیے، انکے سامان، ان کے مال انکے کپڑے پڑے  
 رہ گئے یہی حشر اچین میرا بھی ہوگا کس طرح وہ مجلسوں میں بیٹھ کر ہتھیے لگاتے تھے آج خاموش  
 پڑے ہیں کس طرح دنیا کی لذتوں میں مشغول تھے آج مٹی میں ملے پڑے ہیں۔ کیسا موت کو بھلا رکھا  
 تھا آج اس کا شکار ہو گئے۔ کس طرح جوانی کے لشتے میں تھے آج ماتھا الگ پڑا ہے، پاؤں الگ  
 ہے زبان کو کیسے چھٹا ہے ہیں، بدن میں کیسے پڑ گئے ہونگے، کیا کھل کھلا کر منہ تھے  
 آج دانت گرے پڑے ہیں کیسی کیسی تدبیریں سچتے تھے حالانکہ موت سر پر تھی مگر انھیں معلوم نہیں تھا  
 کہ آج میں نہیں نکلا بھی حال میرا ہے آج میرا نئے انتظاما کر رہا ہوں کل کی خبر نہیں کہ کیا ہوگا۔  
 مسلمانوں میں آخرت کی فکر پیدا کرنے اور جذبہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیدار کرنے کیلئے  
 دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی گئی ہے تاکہ ہم اچھا ماحول پیدا کر لیں کوشش کریں دین سیکھیں رکھیں  
 زیر نظر کتابچہ الوظیفہ الکریمیہ کہ جس میں حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ  
 الرحمن نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ المتان کے معمولات کو جمع کیا ہے علم اسلام  
 پر بجا احسان ہے الحمد للہ دعوت اسلامی کو اسے مفت شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے  
 تاکہ مسلمان ان مجرب اور دو وظائف کو پڑھ کر دین و دنیا کی فلاح حاصل کریں۔

سگِ عوث و رضا محمد الباس قادری عفی عنہ  
 امیر دعوتِ اسلامی

فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
		۱	انتساب
		۲	وقت کی پیکار، دعوت اسلامی
		۳	فہرست
		۴	تقاریظ
۲۹	مسواک کا طریقہ		
۲۹	ضروری مسائل	۷	تعارف مولانا محمد الیاس قادری
۳۰	غسل کا بیان	۱۰	ایمان مفصل و ایمان مجمل
۳۰	غسل کا طریقہ	۱۱	شش کلمے
۳۱	غسل کے فرائض	۱۴	وضو کا بیان
۳۲	غسل کی احتیاطیں	۱۴	وضو کے فضائل
۳۴	عورتوں کی خاص احتیاطیں	۱۵	وضو کا طریقہ
۳۴	جن صورتوں میں غسل فرض ہے	۱۷	وضو کے فرائض
۳۴	ضروری مسائل	۱۷	وضو کی سنتیں
۳۸	تیمم کا بیان	۱۷	وضو کے مستحبات
۳۹	تیمم کا طریقہ	۱۸	وضو کے مکروہات
۳۹	تیمم کے فرائض	۱۹	ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۳۹	تیمم کی سنتیں	۲۰	ضروری مسائل
۴۰	ضروری مسائل	۲۸	مسواک کا بیان
۴۱	اذان کا بیان	۲۸	مسواک کے فضائل

۹۰	۴۲	امامت کا بیان	۴۲	اقامت
۹۲	۴۳	جماعت کا بیان	۴۳	اذان و اقامت کا جواب
۹۳	۴۴	نماز جمعہ	۴۴	ضروری مسائل
۹۲	۴۵	جن پر جمعہ فرض ہے	۴۵	نماز کا بیان
۹۴	۴۶	جن پر جمعہ فرض نہیں اور دیگر مسائل	۴۶	نماز کا طریقہ
۹۵	۵۹	نماز عیدین	۵۹	نماز کے بعد کی دعائیں اور اذکار
۹۵	۶۰	طریقہ نماز	۶۰	بیخ وقتہ نماز کا تعداد و رکعت
۹۴	۶۳	عید کے مستحبات	۶۳	شرائط نماز
۹۷	۷۰	نماز جنازہ	۷۰	فرائض نماز
۱۰۰	۷۵	نماز تراویح	۷۵	واجبات نماز
۱۰۲	۷۶	نماز مسافر	۷۶	نماز کی سنتیں
۱۰۳	۷۸	نماز اشراق	۷۸	نماز کے مستحبات
۱۰۳	۸۱	نماز چاشت	۸۱	مفسدات نماز
۱۰۳	۸۳	نماز تسبیح	۸۳	مکروہات نماز و مکروہات تحریمیہ
۱۰۵	۸۵	نماز حاجت	۸۵	تصویر کے احکام
۱۰۶	۸۶	قضا نمازیں	۸۶	مکروہات تمیزیہ
۱۰۸	۸۷	مسنون دعائیں	۸۷	نماز توڑنے کے اعذار
	۸۸		۸۸	سجدہ سہو کا بیان
				سجدہ تلاوت کا بیان
				نماز وتر

## تقاریظ

حضرت مفتی وقار الدین نائب شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمَسْلَمًا

فقیر نے مولوی محمد الیاس قادری صاحب کی نماز و طہارت کے ضروری مسائل پر مشتمل کتاب مسیحی نماز کا جائزہ دیکھی اس میں تحریر کردہ مسائل صحیح ہیں مولف نے ایسے ضروری مسائل کو جمع کر دیا ہے جن سے عاکظہ پر مسلمان ناواقف ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ مولف کی سعی کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کو عمل کی توفیق بخشے۔

فقیر محمد وقار الدین غفرلہ

ملک التحریر حضرت علامہ ارشد القادری

نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن

نقیب اہل سنت حضرت مولانا محمد الیاس قادری کی تصنیف لطیف "نماز کا جائزہ" نظر سے گزری مولانا نے اختصار کے ساتھ نماز کے مسائل کو نہایت صحت، عمدگی اور جامعیت کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ یہ کتاب آسان اور عام فہم انداز میں لکھ کر مولانا نے وقت کی اہم دینی ضرورت کی تکمیل فرمائی ہے۔ مولانا نے قدر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کی دینی

برکتوں سے عام مسلمان کو نفع بخشے۔

ارشد القادری

نزہیل کراچی، ۷ ذی قعدہ ۱۴۲۰ھ

# تعارف

## مولانا محمد الیاس قادری

آپ ۱۹۵۰ء میں کراچی کے ایک مہینہ مزدہی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عبدالرحمن باوا باڑی والا بہت ہی نیک و سیریزگار شخص تھے۔ ان کا انتقال حج کے بعد جدہ میں ہوا جب کہ الیاس صاحب کی عمر صرف ۲۲ سال تھی۔

مولانا الیاس صاحب کے حالات بچپن سن کر زبان بے اختیار کہتی ہے ہشیار بروا کے چکنے چکنے پات بچپن ہی سے جھوٹ، چغلی، گالی گلو وغیرہ رذائل سے نفرت اور نماز و نعت پڑھنے اور مذہبی کام کرنے کا بے حد شوق تھا یہی جذبہ آپ کو انجمن خادمانِ اسلام لے گیا جہاں سے آپ کی مذہبی سرگرمیوں کا آغاز ہوتا ہے۔ پھر کچھ عرصے تک انجمن طلباء اسلام کے اہم کارکن کی حیثیت سے نوجوانوں میں مسلک اہلسنت کی اشاعت میں مصروف رہے۔ اس کے بعد

آپ نے چند احباب کے ساتھ مل کر حلقہ جماعت اہلسنت اولڈ ٹاؤن کی بنیاد رکھی اور کچھ عرصے تک اسکے ناظم رہے۔ کھارادر اور میٹھادر کے علاقے میں بد مذہبوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکنے اور ان کا مؤثر جواب دینے کے لئے آخر کار چند احباب کے ساتھ مل کر "مرکزی انجمن اشاعت الاسلام" کی بنیاد رکھی۔ آپ کی مسلسل اور انتھک کوششوں کی بنا پر قلیل عرصے ہی میں انجمن نے مسلک اہلسنت کی اشاعت اور بد مذہبوں کے رد میں قابل قدر کام کیا ہے اور کر رہی ہے۔

مجھے مولانا الیاس صاحب کے نہایت ہی قریب رہنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے خاص طور پر یہ بات دیکھی کہ آپ دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی چھوٹی سنتوں پر بڑی سختی سے عمل کرتے ہیں اور اپنے احباب کو سنتوں پر عمل کرنے کی بار بار تلقین کرتے ہیں۔ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی طور پر کوئی نسبت ہو جائے آپ اس کی بے حد تعظیم کرتے ہیں۔ ۱۹۸۰ میں آپ نے پہلی بار حج کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے مکہ، مدینہ



میں تقریباً دو ماہ قیام کیا۔ اور یہ سارا عرصہ آپ نے ننگے پاؤں رہ کر گزارا، مکہ و مدینہ کی سرزمین پر ہر سفر ننگے پاؤں کیا اس خیال سے کہ کہیں جوتوں سمیت اُس جگہ قدم نہ رہ جائے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک رہا ہوں۔

آپ بڑے ہی سادہ منکسر المزاج ہیں۔ چھوٹے بڑے ہر کسی سے بڑی محبت سے ملتے ہیں اور انکے مسائل حل کرنیکی حتی المقدور سعی کرتے ہیں، آپ تحریر و تقریر ہر دو طریقوں سے مسلک اہلسنت کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ کتاب ہذا کے علاوہ کئی اہم موضوعات پر آپ نے کتابچے اور پمفلٹ لکھے ہیں۔ آپکے بدمذہبوں سے بھی کئی مناظرے ہوئے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کے فضل و کرم سے سب میں کامیاب و کامران رہے ہیں۔

فوری مئی ۱۹۸۰ء میں آپ نے سری لنکا کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس تبلیغی دورے میں آپکی ملاقات پیر طریقت حضرت حافظ عبدالسلام قادری رضوی فتحپوری سے ہوئی انہوں نے آپکو اپنی خلافت اور خلیفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی حضرت مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کی وکالت سے مشرف فرمایا۔ مختصر یہ کہ مسلک اہلسنت کیلئے مولانا محمد الیاس قادری کی خدمات قابل

رہنک اور لائق تقلید ہیں۔ (محمد توفیق قادری جنرل سکریٹری مرکزی انجمن اشاعت الاسلام)

بِإِلَّهِ  
جَلَّ جَلَالُهُ

يَا سُوْلَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے،

إِيمَانٍ مَّفْصَّلٍ | أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَأَكْتَهُ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور

كُتِبَهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرًا

اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ ابھی اور

وَشَرًّا مِنْ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعَثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

بڑی تقدیر کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اٹھانے جانے پر

إِيمَانٍ مَّجْمَلٍ | أَمِنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ إِقْرَارًا

اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکے تمام احکام قبول کئے زبان

بِاللِّسَانِ وَتَصَدِّيقًا بِالْقَلْبِ ط

سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

# شش کلمے

اَوَّلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

دُوسرا کلمہ شہادت | أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا ط

وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط

(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تحبیب | سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ط

اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ ط

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید | لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے تریف ہے

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُس کو ہرگز کبھی موت

أَبَدًا أَبَدًا طُورًا وَالْجَلَالُ وَالْإِكْرَامُ

نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔

بِيدٍ هِيَ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ رَجِيءٌ مِّنْ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے

كُلِّ ذَنْبٍ أَدْنَبْتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَا سِرًّا

ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا

أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ

الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا

سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں

أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ

جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور غیبوں کا

الْعُيُوبِ وَغَفَّارِ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت

اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

يَا كَافِرٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

اے اللہ میں تیرے ہی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے

أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَ

کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور

أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبِتُ عَنْهُ وَ

بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسکو میں نہیں جانتا اور میں نے

تَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَ

اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور

الْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْفَوَاحِشِ

غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بیجیائیوں سے

وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسَلْتُ وَأَقُولُ

اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

## وضو کا بیان

نماز صحیح ہونے کے لئے غسل اور وضو کا صحیح ہونا لازمی ہے۔ اگر ان میں کوئی ایسی غلطی ہوگی جس سے وضو یا غسل صحیح نہ ہو تو یقیناً نماز بھی نہ ہوگی۔ لہذا ان کے مسائل کی طرف توجہ بے حد ضروری ہے۔ اجمالاً یہاں وضو اور آگے غسل کا بیان کیا جاتا ہے احادیث کریمہ میں وضو کے بے شمار فضائل وارد ہوئے ہیں لیکن یہ اسی وقت حاصل ہوں گے جبکہ شرائط وغیرہ کو ملحوظ رکھا جائے۔

وضو کے فضائل :-

حدیث: حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلمی کرنے سے منہ کے گناہ گرجاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ بلیکوں کے اور جب ہاتھ دھویا اور ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ اور جب سر کا مسح کرنا ہے تو سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ

ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز فرید برآں (نسائی) وضو کا طریقہ۔

اونچی جگہ قبلہ رو بیٹھے یہ مستحب ہے۔ پاکی حاصل کرنے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت کرے اور بسم اللہ پڑھے (کیونکہ جو وضو بسم اللہ سے شروع کیا جائے، تمام بدن کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے ورنہ جتنے پر پانی گزرے گا اتنا ہی گناہوں سے پاک ہوگا) پہلے تین تین بار پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھوئے پھر تین بار مسواک کرے پھر تین بار اس طرح کلی کرے کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے (کہ وضو میں اسی طرح کلی کرنا سنت مؤکدہ ہے) روزہ نہ ہو تو غرغره بھی کرے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جلدی جلدی تین بار کلی کرنے کے بجائے پچ پچ کر لیا، ناک کی نوک پر تین بار پانی لگا لیا۔ یہ خلاف سنت ہے اور اس کا عادی گنہگار ہے۔ تین بار ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھائے (کہ یہ سنت مؤکدہ ہے) پھر تین بار منہ اس طرح دھوئے کہ لمبائی میں شروع پشتیانی سے جہاں سے عادتاً بال جمنے کی انتہا ہو ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی ایک لو سے دوسری لو تک پانی بہہ جائے پھر دونوں ہاتھ دھوئے۔ پہلے وایاں پھر بایاں کہنیوں سمیت

اس طرح دھوئے کہ ناخن سے لے کر کہنیوں تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ (تنبیہ: بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ چلو میں پانی لے کر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلانی کی کروٹوں پر پانی نہ بہنے کا اندیشہ ہے اس کا لحاظ ضروری ہے کہ ایک رونگٹا بھی خشک نہ رہے۔ اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہوا بہہ گیا اور اگر بال کی نوک بھی خشک رہ گئی تو وضو نہ ہوگا) پھر سر کا مسح یوں کرے کہ دونوں انگوٹھے اور کلمے کی انگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتا ہوا گدی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں پھر گدی سے ہتھیلیوں کو کھینچتا ہوا پیشانی تک لائے گلے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر سے الگ رہنا چاہیے پھر کانوں کی اندرونی سطح کا مسح کرے اور انگوٹھوں سے کانوں کی بیرونی سطح کا۔ اور بھنگی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) کانوں کے سوراخوں میں ڈالے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پھلے حصہ کا مسح کرے (بعض لوگ گلے پر بھی مسح کرتے ہیں یہ بدعت ہے) پھر پہلے دایاں پھر بائیں پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک بائیں ہاتھ سے دھوئے۔



## وضو کے فرائض :-

وضو میں چار فرض ہیں (۱) منہ دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

فائدہ :- کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو قطرے پانی بہہ جائے۔ بھیک جانے یا پانی تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک آدھ قطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے۔ نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔ اس مسئلہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں بیکار ہو جاتی ہیں۔

## وضو کی نیتیں :-

نیت کرنا، بسم اللہ پڑھنا، دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا، مسواک کرنا، تین چلو سے تین بار کلی کرنا، روزہ نہ ہو تو غرغره کرنا تین چلو سے ناک میں تین بار پانی چڑھانا، داڑھی ہو تو اُس کا خلال کرنا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، ترتیب قائم رکھنا، پے درپے وضو کرنا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عضو دھولینا۔

وضو کے مستحبات :- قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھنا، پانی بہاتے

وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا، اطمینان سے وضو کرنا، کپڑوں کو ٹپکتے  
 قطروں سے محفوظ رکھنا، کانوں کے مسح کے دوران بھسکی چھنگلیا کانوں کے  
 سوراخ میں داخل کرنا، سیدھے ہاتھ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، بائیں  
 (اٹے) ہاتھ سے ناک صاف کرنا، بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا  
 پاؤں اٹے ہاتھ سے دھونا، دونوں ہاتھ سے منہ دھونا، ہاتھ پاؤں  
 دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا، ہر عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر  
 دینا کہ قطرے کپڑے یا بدن پر نہ ٹپکیں (خصوصاً اس بات کا لحاظ رکھے  
 کہ جب مسجد میں جائے تو قطروں کو فرش مسجد پر نہ گرائے کہ یہ مکروہ تحریمی  
 ہے) زبان سے کہہ لینا کہ وضو کرتا ہوں۔ ہر عضو کے دھوتے یا مسح  
 کرتے وقت نیت وضو کا حاضر رہنا اور اعضاء وضو پر کچھ تری  
 باقی چھوڑے کہ یہ روز قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھی جائے گی۔

## وضو کے مکروہات :-

اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرے ٹپکانا قبلہ  
 کی طرف تھوک، کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا، بے ضرورت دنیا کی بات  
 کرنا، زیادہ پانی خرچ کرنا (تنبیہ :- لوگ اس میں بے حد غفلت  
 کرتے ہیں کہ پورا نل کھول کر بے تحاشہ پانی بہاتے ہیں حالانکہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو میں پانی کم خرچ کرو اگرچہ جاری

چشمہ پر وضو کرتے ہو۔ صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ہاتھ میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لئے پانی لیں اس کا اندازہ رکھیں کہ ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لئے آدھا چلو کافی ہے تو پورا چلو نہ لے کہ اسراف ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ ۱ صفحہ ۱۹) اس بات سے ان لوگوں کو سبق لینا چاہئے کہ جو مسح کرتے وقت پانی کانٹل کھلا چھوڑ دیتے ہیں (منہ پر پانی مارنا، منہ پر پانی ڈالتے وقت چھونکنا، ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ رافضیوں (شیعوں) اور ہندوؤں کا طریقہ ہے۔ گلے کا مسح کرنا، بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔ سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ تین بار نئے سرے سے پانی لے کر تین بار سر کا مسح کرنا، دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا، ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو بھانہ ہوگا۔ یاد رہے کہ وضو میں بہر سنت کو چھوڑنا مکروہ اور بہر مکروہ کو ترک کرنا سنت ہے۔

ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے :-

پاخانہ، پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا، پیچھے سے ہوا کا خانج ہونا، خون یا پیپ یا زرد پانی کا کہیں سے نکل کر

بدن کے ایسے حصہ پر بہہ جانا جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض ہے۔ دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا منہ بھرتے آنا (منہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو) سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا، بالغ کا رکوع و سجدہ والی نماز میں قہقہہ مارنا (اتنی آواز سے ہنسنے کہ اس پاس والے سنیں)

ضروری مسائل :-

مسئلہ :- اگر خون وغیرہ صرف اُبھرا یا چمکا مگر بہا نہیں وضو نہ کیا۔ منہ میں خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔ غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔  
مسئلہ :- کھٹل، مچھرنے خون چوسا وضو نہ کیا، ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وضو نہ کیا۔

مسئلہ :- اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود نماز پڑھنے والے نے سنا دوسروں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا۔ نماز جاتی رہے گی اگر مسکرایا کہ دانت نکلے اور آواز نہ نکلی تو اس سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔

مسئلہ :- عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھلنے یا کپڑا تہیل

کرنے یا ننگا ہو جانے یا کسی کا ستر کھلا دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل ہی غلط ہے۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجا کے فوراً بعد ہی چھپا لینا چاہیے کہ بغیر ضرورت ستر کھولنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ یونہی دوسروں کا کھلا ستر دیکھنا حرام ہے۔ آج کل بد قسمتی سے مادر پدر آزاد مغربی تہذیب کی رومیں بہہ کر مسلمان فٹبال ہاکی، کبڈی، کشتی، باکسنگ وغیرہ چڈی (نیکر) پہن کر کھیلتے ہیں۔ اس طرح رانیں اور گھٹنے کھلے رہتے ہیں۔ اسی طرح ساحل سمندر اور سوٹنگ پول وغیرہ پر بھی بہت بے حیائی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اللہ عزوجل مسلمانوں کو توفیق خیر عطا فرمائے۔

**مسئلہ ۱۰۔** مونچھوں، بھنوؤں وغیرہ کے بال اگر گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دیتی ہو تو کھال کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے۔ اگر گھنے نہ ہوں تو کھال کا دھونا بھی فرض ہے۔

**مسئلہ ۱۱۔** اگر دائرہ کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے دائرے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا فرض نہیں اور جو دائرے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں۔

سئلہ :- اگر داڑھی کے کچھ حصے میں بال گھنے ہوں اور کچھ حصے میں چھدرے یعنی

کھال نظر آتی ہو تو جہاں گھنے ہو وہاں بال اور جہاں چھدرے ہوں وہاں کھال بھی دھونا فرض ہے

سئلہ :- ریشار (گال) اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے اسے

کنپٹی کہتے ہیں۔ اکثر لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور کنپٹی پر پانی

نہیں بہتتا۔ یاد رکھئے اگر گال اور کان کی درمیانی جگہ میں ایک بال

کے برابر بھی جگہ پانی بہنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔

سئلہ :- ہر قسم کی جائز ناجائز انگوٹھیاں اور چھلے اور چوڑیاں

وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے گا تو اتار کر یا آگے پیچھے

ہٹا کر ان کے نیچے دھونا فرض ہے اور اگر ہلا کر دھونے سے پانی

بہہ جائے تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلی ہوں کہ بغیر ہلانے

بھی پانی نیچے بہہ جائے گا تو ہلانا ضروری نہیں۔

سئلہ :- بعض لوگ بناؤ سنگھار کی خاطر سر کا مسح کرنے

میں کافی بے احتیاطی کرتے ہیں اور صرف انگلیوں کے سرے اوپر ہی

اوپر سے گزار لیتے ہیں۔ یاد رکھیں اگر سر کے چوتھائی حصے پر بھیکھا تھنہ

لگایا تو وضو نہ ہوگا۔

سئلہ :- جن چیز کی آدمی کو عموماً یا خصوصاً ضرورت پڑتی

رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و احتیاج میں حرج ہو۔ ناخنوں

کے اندر یا اوپر اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگر جرم وار ہو اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے اگرچہ سخت چیز ہو، وضو ہو جائے گا جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم، عورتوں کے لئے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لئے روشنائی کا جرم، مزدور کے لئے گارامٹی کا جرم، عام لوگوں کے لئے کوٹے یا پلک میں سرمہ کا جرم اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہ مسئلہ درناختوں کے اندر کا میل معاف ہے۔

مسئلہ درمچھلی کا بسنا اعضائے وضو پر چپکارہ گیا۔ وضو نہ ہوگا کیونکہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔

مسئلہ در اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور بے ڈھلا ہاتھ ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا یا ناخن تو سارا پانی مائے مستعمل (استعمال شدہ پانی) ہو گیا نہ اب اس سے وضو ہو سکتا ہے نہ غسل یہ اس وقت ہے کہ جبنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے ڈھلا ہو ورنہ اگر ہاتھ دھو چکا اور اس کے بعد حدث (کوئی ایسا فعل جس سے وضو یا غسل ٹوٹ جائے) نہ ہوا تو جس قدر حصہ ڈھلا ہوا ہو اتنا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا اگر کہنی سمیت ہاتھ دھولیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے

کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدیث باقی نہیں ہاں جنب جس پر غسل فرض ہو (کہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے۔ کیونکہ اس کے سارے بدن پر حدیث ہے۔

**سئلہ**۔ جب سوکراٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے استنجا کے قبل بھی اور بعد بھی۔

**سئلہ**۔ منہ دھوتے وقت واڑھی کا خلال کرے۔ بشرطیکہ احرام باندھے نہ ہو طریقہ یہ ہے اٹے ہاتھ کی انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے سے نکالے۔

**سئلہ** و صنو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا پنکھا ہے فائدہ: ولہان ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ وسوسہ کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا اور اس وسوسہ کے خلاف کرنا وسوسہ کو دفع کرتا ہے: نیز وسوسہ کو دفع کرنے کے لئے بہترین تدابیر یہ ہیں (۱) رجوع الی اللہ (۲) اعوذ باللہ (۳) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (۴) سورۃ الناس (۵) امنت باللہ وما سؤلہ (۶) هو الاول والآخر والظاہر والباطن وهو بكل شیء عليم پڑھنا **سئلہ**۔ اگر وضو نہ ہو تو نماز، سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتے۔



سئلہ :- قرآن کریم کو جنب (جس پر غسل فرض ہو) اور بے وضو کے لئے چھونا حرام ہے۔

سئلہ :- قرآن عظیم کا ترجمہ کسی بھی زبان میں ہو۔ جنب اور بے وضو کو چھونا حرام ہے۔

سئلہ :- جس کاغذ پر آیت قرآن لکھی ہو اس آیت کو اور عین اس کے پیچھے جنب اور بے وضو کو چھونا حرام ہے۔ یہ اس وقت ہے جبکہ آیت کے ساتھ کوئی مضمون بھی لکھا ہو اور اگر کاغذ پر صرف آیت ہی لکھی ہو تو کاغذ پر کسی جگہ نہیں چھوسکتا۔

سئلہ :- دینی کتابیں چھونے کے لئے اور ستر غلیظ چھونے کے بعد وضو کر لینا مستحب ہے۔

سئلہ :- فحش بات کرنے، گالی دینے، جھوٹ بولنے یا غیبت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا مگر وضو کر لینا مستحب ہے۔

سئلہ :- نابالغ پر وضو فرض نہیں مگر انہیں کرانا چاہئے تاکہ عادت پڑ جائے اور وضو کے مسائل سے آگاہ ہو جائیں۔

سئلہ :- نل نہ اتنا تنگ ہو کہ پانی بدقت گرے نہ اتنا فراخ کہ ضرورت سے زیادہ گرے بلکہ درمیانی ہو۔

سئلہ :- اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جاتا

فائدہ: انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں کہ ان کی آنکھیں  
سوتی ہیں اور دل جاگتے ہیں۔ علاوہ اور نواقض سے وضو جاتا ہے یا  
نہیں۔ اس میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے۔ بوجہ انکی  
عظمت شان نہ بسبب نجاست کہ ان کے فضلات شریفہ طیب و  
طاہر (پاک و صاف) ہیں۔

مسئلہ: جو رطوبت بدن انسانی سے نکلے اور وضو نہ توڑے  
وہ ناپاک نہیں۔ مثلاً خون کہ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قحہ کہ منہ بھر نہ  
ہو پاک ہے۔ اور اگر وہ رطوبت وضو توڑ دے تو ناپاک ہے جیسے  
خون کا بہہ کر نکلنا، دکھتی آنکھ سے رطوبت کا بہنا وغیرہ۔

مسئلہ: رخاں یا پھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ  
ہو بلکہ صرف چپک ہو کپڑا اس سے بار بار چھو کے کتنا ہی سن جائے  
(دھبہ وغیرہ ہو جائے) پاک ہے۔

مسئلہ: عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب  
پاک ہے یہ بالکل بے اصل بات ہے۔ بچہ کتنا ہی چھوٹا ہو لڑکا ہو  
یا لڑکی بلکہ پیدا ہوتے ہی پیشاب کر دے ناپاک ہے۔

مسئلہ: عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ آئینہ دیکھنے سے وضو  
ٹوٹ جاتا ہے یہ بھی بالکل غلط ہے۔

مسئلہ :- درمیان وضو اگر سیرج (ہوا) خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے بے دھلے ہو گئے۔

مسئلہ :- چلو میں پانی لینے کے بعد وضو ٹوٹا وہ پانی بے کار ہو گیا کسی عضو کے دھونے میں کام نہیں آسکتا۔

مسئلہ :- منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا۔ اگر گلاس یا کٹورے کو منہ سے لگا کر کلی کے لئے پانی لیا تو وہ برتن اور سارا پانی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ :- کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا کہ دھویا نہ دھویا تو یہ اگر زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھولے اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے۔ اس کی طرف دھیان نہ دے یونہی اگر بعد وضو شک ہو تو خیال نہ کرے۔

مسئلہ :- جو با وضو تھا اب اسے شک ہوا وضو ہے یا لوٹ گیا تو وضو کرنا ضروری نہیں ہاں کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ آیا کرتا ہو۔ اور اگر وسوسہ ہے تو ہرگز نہ مانے اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کر لینا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہے۔

# مسواک کا بیان

مسواک وضو کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔ اکثر لوگ مسواک سے

غفلت برتتے ہیں انہیں غور کرنا چاہیے کہ سنت مؤکدہ کا ایک ادھار

ترک کرنا بڑا اور عادت بنا لینے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

مسواک کے فضائل :-

حدیث :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز مسواک

کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مسواک کے پڑھی گئی شتر درجے

افضل ہے۔

حدیث :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کو لازم کر

لو کہ وہ سبب ہے منہ کی صفائی اور رب تبارک و تعالیٰ کی رضا کا۔

حدیث :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہ

ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو بہر وضو کے ساتھ مسواک

کرنے کا امر (حکم) فرمادیتا یعنی فرض کر دیتا۔

مشائخ کرام فرماتے ہیں جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت

کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو ایون کھاتا ہو مرتے وقت اسے

کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

مسواک کا طریقہ :-

مسواک سیدھے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ  
چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے  
پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی  
میں نہیں۔ پہلے سیدھی طرف اوپر کے دانت مانجھے پھر الٹی طرف اوپر کے  
دانت مانجھے پھر سیدھی طرف نیچے کے پھر الٹی طرف نیچے کے دانت مانجھے۔  
ضروری مسائل :-

مسئلہ :- مسواک چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک  
بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو جائے  
حدیث میں ہے کہ جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر  
شیطان بیٹھتا ہے۔

مسئلہ :- ہر بار مسواک کرنے کے لئے دھوئے۔ یوں ہی فارغ  
ہونے کے بعد بھی دھوئے۔ زمین وغیرہ پر پڑنا ہوئی نہ چھوڑے بلکہ  
اس طرح کھڑی رکھے کہ ریشہ کی جانب اوپر ہو۔

مسئلہ :- مسواک نہ ہو تو انگلی یا سخت کپڑے سے دانت مانجھے  
یونہی اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑوں پر پھیرے۔

مسئلہ :- مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو کسی محفوظ جگہ  
 دفن کر دے یا رکھ دے کہ یہ آلہ اداۓ سنت ہے۔

## غسل کا بیان

حدیث :- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص غسل جنابت (جب غسل فرض ہو) میں  
 ایک بال کی جگہ بے دھوٹے چھوڑ دے گا۔ اس کے ساتھ آگ سے ایسا  
 ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 الکریم فرماتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی تین  
 بار یہی فرمایا یعنی سر کے بال منڈوا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی  
 جگہ سوکھی نہ رہ جائے (ابوداؤد)

حدیث :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فرشتے اس  
 گھر میں نہیں جلتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنب (جس پر غسل  
 فرض ہو) ہو۔ (ابوداؤد)

غسل کا طریقہ :-

غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین مرتبہ دھوئے

پھر استنجا کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر بدن پر کہیں  
 نجاست ہو تو دور کرے پھر نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے  
 اگر چوکی یا تختے یا فرش پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے۔ پھر بدن پر تیل  
 کی طرح پانی چپڑے خصوصاً سردیوں میں پھر تین بار سیدھے کندھے  
 پر پانی بہائے پھر تین بار بائیں کندھے پر۔ پھر سر اور تمام جسم پر تین بار  
 اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب غسل کے مقام  
 سے الگ ہو کر دھولے اور نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو (کہ جب ستر کھلا  
 ہو تو قبلہ کو منہ کرنا اور قبلہ کو پیٹھ کرنا دونوں حرام ہے نیز پیشاب  
 پاخانہ کرتے ہوئے بھی اس کا خیال رکھے) اور تمام بدن پر ہاتھ  
 پھیر لے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے (کہ لوگوں کے سامنے  
 ستر کھول کر نہانا حرام ہے) اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ستر یعنی ناف  
 کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت تمام اعضا کسی کپڑے وغیرہ میں  
 چھپائے رکھے۔ دورانِ غسل کسی قسم کی بات چیت نہ کرے یہاں  
 تک کہ کوئی دُعا بھی نہ پڑھے۔ بعد غسل جسم تو لویہ وغیرہ سے پونچھنا  
 جائز ہے۔

غسل کے فرض :-  
 غسل میں تین فرض ہیں ۔

۱۔ کلی کرناہ۔ منہ کے ہر پُزے، گوشت، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اس طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں میں اور زبان کی ہر کر وٹ پر بلکہ حلق کے کنارے تک پانی بہے۔

۲۔ ناک میں پانی چڑھا ناہ۔ دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا۔ یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی سونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

۳۔ تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا ہ۔ یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوں تک جسم کے ہر پُزے پر ہر ونگٹے پر پانی بہہ جانا اکثر عوام بلکہ پڑھے لکھے یوں کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور سمجھتے ہیں غسل ہو گیا۔ حالانکہ بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جب تک خاص طور پر ان کی احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا۔

غسل کی احتیاطیں ہ۔

سر کے بارگندھے بوٹے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک



پانی بہانا اور گندھے ہوئے ہو تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر  
جرٹے نوک تک پانی بہائے۔ عورت پر صرف جرٹے نوک تک پانی بہانا ضروری  
ہے، کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بغیر  
کھولے جرٹے تر نہ ہوگی تو کھولنا ضروری ہے، کانوں اور ناک میں زیورات  
پہننے کے اگر سوراخ ہیں تو ان میں بھی پانی بہانا فرض ہے۔ اگر سوراخ  
تنگ ہے تو حرکت دے کر پانی پہنچائے۔ بھنوٹوں اور مونچھوں اور  
داڑھی کے بال کا جرٹے سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا۔  
کانوں کا ہر پردہ اور اس کے سوراخ کا منہ کانوں کے پیچھے کے  
بال ہٹا کر دھوئے۔ بھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ  
دھلے گا۔ بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔ بازو کا ہر پہلو، پیٹ  
کا ہر ذرہ، پیٹ کی بلٹیں (جھیریاں) اٹھا کر دھوئیں۔ ناک کو انگلی ڈال  
کر دھوئیں جبکہ پانی بہنے میں شبہ ہو۔ جسم کا ہر ونگٹا جرٹے سے نوک  
تک۔ ران اور پیٹ کا جوڑ، ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں  
دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔ رانوں  
کی گولائی، پنڈلیوں کی کروٹیں۔ ذکر (مرد کا عصبوتناسل) اور انشیں  
(فوطے) کے ملنے کی سطحیں بے جدا کٹے نہ دھلیں گی۔ فوطوں کے نیچے  
کی جگہ جرٹے تک جس کا خند نہ ہو، ہوا ہو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ

(سپاری) کھول کر دھوئے اور کھال کے اندر بھی پانی پہنچائے۔  
عورتوں کی خاص احتیاطیں :-

ڈھلی ہوئی پستان اٹھا کر دھونا، پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر فرج  
خارج (عورت کی شرمگاہ کے باہر کا حصہ) کا ہر گوشہ، ہر ٹکڑا نیچے  
اوپر خیال سے دھویا جائے۔ ہاں فرج داخل (شرمگاہ کا اندرونی حصہ)  
میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں، مستحب ہے اسی طرح اگر حیض و  
نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج  
داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ ماتھے پر  
افشاں چینی ہو تو چھڑانا ضروری ہے۔

جن صورتوں میں غسل فرض ہے :-

مٹی کا شہوت کے ساتھ نکلنا، سوٹتے ہیں احتلام ہونا۔ مرد و  
عورت کا ہم بستری کرنا، عورت کا حیض (بالغہ عورت کے آگے کے مقام  
سے جو خون عادتاً نکلتا ہے اور بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب  
سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں) سے فارغ ہونا، عورت کا نفاس  
(بچہ پیدا ہونے کے بعد آنے والا خون) سے فارغ ہونا۔

ضروری مسائل :-

مسئلہ :- دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی چیز جو پانی کو

بہنے سے روکے جی ہو تو چھڑانا ضروری ہے۔ جیسے گوشت کے ریشے چھالیہ کے دانے وغیرہ۔ اگر چھڑانے میں حرج اور ضرر ہو جیسے پان کھانے کا عادی ہو تو دانتوں کی جڑوں میں چوننا، کتھا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مستی کی رخیں کہ ان کے چھڑانے میں دانتوں اور سوراخوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔

مسئلہ ۷۔ ہلتا ہوا دانت تار سے یا اکثر اہوا دانت کسی مصالحے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مصالحے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حرج ہے معاف ہیں۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جبکہ پانی ان کے نیچے نہ پہنچتا ہو۔

مسئلہ ۸۔ پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم عام لوگوں کے لئے مکھی، مچھر کی بیٹ لگی ہو تو غسل ہو جائے گا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی ہو گئی۔

مسئلہ ۹۔ کسی زخم پر ہٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں نقصان یا تکلیف ہو یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا نقصان کرے گا۔ تو اس پورے عضو کا مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح

کافی ہے اور پٹی ضرورت کی جگہ سے زیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسخ کافی نہ ہوگا۔ پٹی اگر ضرورت کی جگہ پر ہی بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک جگہ زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لئے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضروری ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آجائے گا جسے پانی نقصان نہیں کرتا۔ اگر کھولنا ممکن ہو کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر نامکن ہے اگرچہ اس طرح کہ پٹی کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور اس میں نقصان کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسخ کر لے کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔ مسئلہ :- زکام یا آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی ہوگی یا اور مرض پیدا ہو جائیں گے تو کالی کرے تاک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہائے اور سر کے ہر حصہ پر نصیگا ہاتھ پھیرے غسل ہو جائے گا۔ بعد صحت سر دھو ڈالے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ :- اگر منی پتلی پڑگئی کہ پیشاب کے وقت یا وزن اٹھانے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو غدا واجب نہیں البتہ وضو ضرور لٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ :- احتلام ہوا اور یا دریا مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ

پر نہیں غسل فرض نہیں اور اگر احتلام یا ونہ رہا لیکن اس کا اثر  
کپڑے وغیرہ پر باقی رہا تو غسل فرض ہے۔

مسئلہ :- لڑکے کو بارہ سے پندرہ سال اور لڑکی کو نو سے  
پندرہ سال کی عمر میں جب پہلی بار احتلام ہوا بالغ ہو گئے احکام  
شرعی کی پابندی عائد ہوگی۔ لہذا اگر ان کا بلوغ احتلام سے ظاہر  
ہو تو ان پر غسل فرض اور کوئی علامت بلوغ نہ پائی گئی تو لڑکی و لڑکا  
دونوں پندرہ سال میں بالغ مانے جائیں گے۔

مسئلہ :- عوام میں مشہور ہے کہ جس پر غسل فرض ہے اس کا کھانا  
پینا حرام ہے یہ محض غلط ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ کھانا پینا چاہے  
تو وضو کر لے یا ہاتھ منہ دھو لے یا کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا  
تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے۔

مسئلہ :- رمضان میں اگر جنب ہوا تو بہتر ہے قبل طلوع فجر سہری  
کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی نہالے کہ روزہ کا ہر حصہ ہی جنابت  
سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزے میں کچھ نقصان نہیں مگر  
مناسب یہ ہے کہ غرغره اور ناک میں جڑ تک پانی قبل طلوع فجر چڑھا  
لے کہ روزے کی حالت میں یہ دو کام نہیں ہو سکیں گے۔ اور اگر نہانے  
میں اتنی تاخیر کر دی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ اور رمضان میں

اور زیادہ۔

مسئلہ: جس روپے پر آیت لکھی ہوئی ہو تو بے وضو اور جنبی اور حیض و نفاس والی کو اس کا چھونا حرام ہے۔

مسئلہ: دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگوں میں ناف کے نیچے کے بالوں کے بارے میں کئی غلط مسائل سنے جاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ چاول کے برابر یا اس سے بڑھ گیا تو مونڈنا ضروری ہو گیا، کہیں سنتے ہیں کہ اگر چالیس دن کے بعد نہیں ترشوائے تو ماں باپ کے ساتھ کھانا پینا حرام ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ ناف کے نیچے کے بال دور کرنا سنت ہے اور بہتر جمعہ کا دن ہے، پندرہویں روز کرنا بھی جائز اور چالیس روز سے زیادہ گزار دینا مکروہ و ممنوع ہے۔ اسی طرح ناخن ترشوانے، مونچھیں ترشوانے اور بغل کے بال صاف کرنے کی میعاد بھی زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔ چالیس دن سے زیادہ ہونا ممنوع ہے۔ اور اس حالت میں ماں باپ وغیرہ کیساتھ بیٹھ کر کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## تیمم کا بیان

جس کا وضو نہ ہو یا غسل کی ضرورت ہو اور پانی میسر نہ ہو

یا غسل و وضو کرنے سے بیماری بڑھنے کا صحیح اندیشہ ہو تو بجائے

غسل وضو کی بجائے تیمم کرے۔ غسل اور وضو دونوں کے لئے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے صرف نیت میں فرق ہے کہ غسل کے تیمم کو غسل کے اور وضو کے تیمم کو وضو کے قائم مقام خیال کرے۔  
تیمم کرنے کا طریقہ :-

پہلے نیت کرے کہ میں تیمم کرتا ہوں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے پاک مٹی یا کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو ایک بار مار کر سارے منہ کا مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے پھر دوسری مرتبہ یوں ہی کرے اور دونوں ہاتھوں کے ناخن سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔  
تیمم کے فرق :-

(۱) نیت کرنا (۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا (۳) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔  
تیمم کی سنتیں :-

بسم اللہ کہنا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا، زیادہ مٹی لگنے پر ہاتھوں کو جھاڑنا اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا، پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔ وارطی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

ضروری مسائل :-

مسئلہ :- جو آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ بچھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے۔ مثلاً ریتا، چونا، سرمہ وغیرہ، اس سے تیمم جائز ہے اگرچہ اس پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ :- ایسا پاک کپڑا جس میں غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اڑتا نظر آئے اس سے تیمم جائز ہے۔

مسئلہ :- انگوٹھی، چھلے، چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔

مسئلہ :- جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا ہے گا اس کے علاوہ پانی کے میسر آنے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔



## اذان کا بیان

پانچوں وقت کی نماز فرض جس میں جمعہ بھی ہے جماعت  
مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لئے  
اذان سنت مؤکدہ ہے۔

اذان کا طریقہ :-

باوضو، بلند جگہ قبلہ رو کھڑے ہو کر کانوں میں انگلیاں ڈال  
کر اذان اس طرح کہنی چاہئے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللہ بہت بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ

نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی

أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ

دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں

مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ط

کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کیلئے آؤ۔

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ط حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط

نماز پڑھنے کے لئے آؤ نجات پانے کے لئے آؤ۔

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط اللَّهُ أَكْبَرُ ط اللَّهُ

نجات پانے کے لئے آؤ اللہ بہت بڑا ہے اللہ

أَكْبَرُ ط لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط

بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت دایہنی طرف منہ کرنا اور حی علی الفلاح

کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیئے اگر فجر کی اذان ہو تو حی علی الفلاح کے

بعد دو مرتبہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْءِ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا

مستحب ہے۔

اقامت :-

جماعت کھڑی ہونے کے وقت جو اقامت کہی جاتی ہے اس

کے الفاظ اذان کی مثل ہیں چند باتوں میں فرق ہے حی علی الفلاح

کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (جماعت کھڑی ہو گئی) کہے

اس کے کلمات جلد جلد کہے جائیں۔ اذان کے مقابلہ میں آواز لپست ہو

کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی جائیں۔

اذان و اقامت کا جواب :-

اذان و اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے اجابت کا

مطلب یہ ہے کہ سننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے اور اَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہتے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں

سے رگائے اور پہلی مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور

دوسری مرتبہ قُسْرَةَ عَيْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اللّٰهُمَّ مَتَّعْنِي

بِالسَّمْعِ وَالْبَصْرِ (ترجمہ : یا رسول میری آنکھوں کی ٹھنڈک آپ

ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متمتع کر) کہے

جو ایسا کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں

گے اور اس کی آنکھوں کی روشنی کبھی نہ جاٹے گی اور حی علی الصلوٰۃ

اور حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

الْعَظِيْمِ (ترجمہ : اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے

کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے) کہے اور فجر کی اذان میں الصلوٰۃ

خَيْرٌ مِنَ النُّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرُمَات (ترجمہ :

تو سچا اور نیکو کار ہے اور تو نے حق کہا ہے) کہے اور اقامت میں

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوٰةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا (ترجمہ :

اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ قائم رکھے، کہے۔  
اذان کی دعاء۔

اذان کے بعد مؤذن و سامعین درود شریف پڑھ کر یہ دعاء پڑھیں

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّائِمَةُ وَالصَّلَاةُ

اے اللہ اس دعوت تائمه اور صلوة

التَّائِمَةُ اِتِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِلَى سَبِيلَةِ

قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِيلَةَ وَالدرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ

اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو

مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاَرْزُقْنَا

مقام محمود میں کھڑا کر جسکا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت

شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں

اَلْبَيْعَا دَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

کرتا۔ ہم پر اپنی رحمت فرمائے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

ضروری مسائل :-

سئلہ :- مؤذن صالح پر ہیزگار ہوا اور ثواب کی نیت پر

اذان کہتا ہو خوشنٹی، فاسق، نشہ والا، پاگل اور ناسمجھ بچے کی اذان مکروہ و واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والے قضائے حاجت اور جماع کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں ہے۔

مسئلہ: جب اذان ہو تو چاہیے کہ اتنی دیر سب کام یہاں تک کہ قرآن شریف بھی پڑھ رہا ہو تو اس کو بھی موقوف کر دے اور چل رہا ہے تو کھڑا ہو جائے اور اذان سنے اور جواب دے۔

مسئلہ: اگر چند اذانیں سنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے مگر سب کا جواب دے تو بہتر ہے۔

## نماز کا بیان

عقائد کے بعد اعمال میں سب سے اہم و افضل نماز ہے ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقتہ نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے اور اس کا بلا عذر شرعی چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ یہ خالص عبادت بدنی ہے اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ اس کے بدلے

زندگی میں کچھ مال بطور فدیہ دیا جاسکتا ہے۔

نماز کے فضائل :-

نماز کی اہمیت و فضائل سے قرآن و حدیث مالا مال ہیں چند

آیات و احادیث ملاحظہ ہوں۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ

اور (کامیاب ہیں) وہ جو اپنی

يُحَافِظُونَ۔ (سورہ مومنوں)

نمازوں کی نگہداشت کرتے ہیں۔

وَأُمُّ أَهْلِكَ بِالصَّلَاةِ وَ

اور اپنے گھر والوں پر نماز کی تاکید

وَأُصْطَبِرْ عَلَيْهَا (سورہ طہ)

رکھو اور خود بھی اس کے اوپر

جمے (پابند) رہو۔

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ

اور نماز کو کھڑا رکھو، اور مشرکوں

الْمُشْرِكِينَ (سورہ روم - ۴۵)

میں سے نہ ہو جاؤ۔

حدیث :- صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

حنور نے ارشاد فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ

اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے

گا عرض کی نہ تو فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ خدا تعالیٰ ان

کے سبب خطاؤں کو محو (معاف) فرمادیتا ہے۔

حدیث :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پابندی

سے نماز پڑھی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی۔ اور جس نے پابندی نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف (جیسے بد بخت کافروں) کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

نماز کا طریقہ :-

نماز پڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہو پھر با وضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھلی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں۔ پھر نیت کرے (مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز ظہر چار رکعت نماز فرض یا سنت کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے) اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے یوں باندھے کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور نیچے کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اوپر چنگلیاں کلائی کے اگل بغل اور ثنا پڑھے۔

شَاءَ بِسْمِكَ اللَّهُمَّ وَحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تیرا نام برکت

اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو شہاء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قرأت سنے اور اگر تنہا ہو تو شہاء کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ (مثلاً سورہ اخلاص) یا تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھے۔

تَعُوذُ بِأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطاں مردود سے۔

تَسْمِيَةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُورَةُ فَاتِحَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ①

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ② ③ ④ ⑤ ⑥ ⑦ ⑧ ⑨ ⑩ ⑪ ⑫ ⑬ ⑭ ⑮ ⑯ ⑰ ⑱ ⑲ ⑳ ㉑ ㉒ ㉓ ㉔ ㉕ ㉖ ㉗ ㉘ ㉙ ㉚ ㉛ ㉜ ㉝ ㉞ ㉟ ㊱ ㊲ ㊳ ㊴ ㊵ ㊶ ㊷ ㊸ ㊹ ㊺ ㊻ ㊼ ㊽ ㊾ ㊿ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

بڑا مہربان نہایت رحم والا قیامت کے دن کا مالک ہے۔



إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۚ اهْدِنَا

راے اللہ، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۚ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

نہ ان لوگوں کا راستہ جو (تیرے) غضب میں مبتلا ہوئے

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ أَتَيْنَهُمُ

اور نہ گمراہوں کا۔ الہی قبول فرما

تَسْمِيَةً بِرَبِّهِمُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۚ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سُورَةُ اخْلَاصٍ ۚ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۚ اللَّهُ

کہو وہ اللہ ایک ہے اللہ

الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۚ وَلَمْ يُولَدْ ۚ وَلَمْ

بے نیاز ہے۔ نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا اور کوئی

يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۚ

بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے

اپنی طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی

ہوئی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ

چار انگلیاں ایک طرف اور صرف انگوٹھا ایک طرف اور پیٹھ بچھی ہوئی  
ہو اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اور نچا نیچا نہ ہو کم سے کم تین بار رکوع  
کی تسبیح پڑھے۔

تسبیح رکوع: **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ط**

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف انا تسبیح کہے۔

تسبیح: **يَسْمِعُ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ط**

اللہ نے اس کی سن لی جس نے اسکی تعریف کی۔

پھر دونوں ہاتھوں کو چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تمجید  
کہے اس حالت کو قومہ کہتے ہیں۔

تمجید: **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط**

اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے

تنہا نماز پڑھنے والا تسبیح اور تمجید دونوں کہے پھر اللہ اکبر کہتا

ہو اسجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر

پاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی

چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی بڑی

جائے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں اور کروٹوں کو رانوں اور رانوں

کو پینڈلیوں سے جدار کھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ روجے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر کم از کم تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھے۔

## سجدہ کی تسبیح بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند

پھر سر اٹھائے اس کے بعد ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں (اس حالت کو جلسہ کہتے ہیں) پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرے سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اور دوبارہ قیام کرے۔ اب حرف تسمیہ پڑھ کر قرأت شروع کرے پھر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ فاتحہ اور سورہ نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا۔ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا (دو رکعت کے بعد

اس طرح بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں، اور تشہد پڑھے۔

تشہد: اَلْحَيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ

تمام قوی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةٌ

کلیے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی

اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ

رحمتیں اور اسکی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ

عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَا

کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ ۝ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا

کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝

علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکی رسول ہیں۔

جب تشہد میں کلمہ "لا" کے قریب پہنچے تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی

انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی

کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ "لا" پر کلمے کی انگلی اٹھائے مگر اسے

بلنے نہ دے اور لفظ "لا" پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے

اگر دو رکعت والی نماز ہے تو پھر اس تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل ہوں تو بسم اللہ، سورہ فاتحہ اور سورہ بھی پڑھے لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے یعنی قعدہ اخیرہ کرے اور تشہد، درود شریف اور دعا، ماثورہ (قرآن و حدیث میں وارد ہونے والی دعا) پڑھے

دُرُودِ شَرِيفِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

الہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور

وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صلوة بھیج جس طرح تو نے صلوة بھیجی

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى

تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے الہی برکت دے حضرت

مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو

بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ

جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ رَبِّ اجْعَلْنِي

بیشک تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ اے میرے پروردگار

مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَ

مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار

تَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِي

میری دعا قبول فرما اے ہمارے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ

وَالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

کو اور سارے مسلمانوں کو نچنڈے اس روز جبکہ عملوں کا حساب ہونے لگے۔

اور چاہے سب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ کی بجائے یہ دعا پڑھ لے

دُعَاءُ - رَبَّنَا اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کیلئے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف منہ کر کے سلام کہیے۔

## سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت۔

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے اور اسی طرح امام بھی دونوں طرف سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔ یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے چند باتوں میں فرق ہے عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی۔ قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی۔ رکوع میں کم جھکے اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی۔ رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی سجدہ میں پیٹ ران سے اور ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھا دیگی۔ التحیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھے گی۔ باقی سب کچھ اسی طرح کرے گی۔

## نماز کے بعد کی دعائیں اور اذکار

اول ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے۔

استغفار۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ

میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے اور

وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ط۔ اس کے بعد جو دعا چاہے پڑھے۔

میں اسکے حضور توبہ کرتا ہوں۔

دُعَاۓ اَوَّلٍ ۙ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری

السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيْثُمَا

ہی طرف سے ہے اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے اے ہمارے

رَبِّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ

پروردگار ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر میں داخل فرما

تَبَارَكَتَ رَبِّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

بڑی برکت والا ہے تو اے ہمارے پروردگار اور بہت بلند ہے تو اے

وَالْاَكْرَامِ ۝

جلال اور بزرگی والے۔



دعائے دوم: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

جن فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنی ہیں ان فرضوں کے بعد مختصر  
سے دعا کرے جیسا کہ دو دعائیں مذکور ہوئیں اور پھر جلدی سنتیں  
پڑھے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا اور باقی اذکار و وظائف  
سنتوں کے بعد پڑھے اور جن فرضوں کے بعد سنتیں نہیں ان کے  
بعد بلاشبہ اذکار بھی پڑھے۔

اذکار: سہرا، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ۔ ۳۳ مرتبہ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ۔ ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ اور ایک بار یہ کہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهُ الْكَرَمُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى

اُسی کے لئے بادشاہت اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اس کے پڑھنے سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں

چیز پر قادر ہے۔

(۲) آیتہ الکرسی پڑھے۔

آیتہ الکرسی: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ

الْقَدِيمُ (وہ ہے کہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے

الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ط

(کارخانہ عالم کو) قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اُس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند۔

لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ

أَسَىٰ كَأَنَّهُ جَوْكُ آسَمَانُونَ مِیْنِ هِیْ اَدِر جَو كِیْج زَمِیْنِ مِیْنِ هِیْ كَوْنِ هِیْ

ذَ الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ یَعْلَمُ

جَو اَسِ كِیْ اَذِنِ كِیْ لِغَیْرِ اَسِیْ جَنَابِ مِیْنِ (كِیْ) سَفَارِشِ كِرِیْ جَو كِیْج

مَا بَیْنَ أَيْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا

لَوْ كَوْنِ كَو یَشِیْ اَر هِیْ اَدِر جَو كِیْج اَن كِیْ لِجِد (هَوْنِیْ اَلَا) هِیْ وَه سَب جَان تَلِیْج۔ اَدِر

یُحِیْطُونَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہِ إِلَّا بِمَا

لَوْ كِ اَسِ كِیْ مَعْلُومَاتِ مِیْنِ كِیْیْ جِیْزِ پَر اِحَا طِ نَہِیْنِ كِر سِیْ كِتَیْ مَگَر جَتْنَا وَه

شَاءَ ج وَسِعَ كُرْسِیُّہُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ج

جَا ہِیْ اَسِ كِیْ كِر سِیْ اَسْمَانُونَ اَدِر زَمِیْنِ پَر حَاوِیْ ہِیْ

وَلَا یَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اَدِر اُن كِیْ حِفَاظَتِ اَسِ كِیْ كَو تَھ كَاتِیْ نَہِیْنِ اَدِر وَه عَالِیْ شَانِ عَظَمَتِ طَا لَہِیْ۔

دعا کے اول آخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے ورنہ دعا اللہ کے حضور پیش نہیں ہوتی بلکہ سعلق رہتی ہے۔  
 پنج وقتہ نماز کی تعداد رکعات

نام نماز	سنت غیر موکدہ	سنت موکدہ	فرض	سنت موکدہ	نفل	کل رکعتیں
صبح	۴	۲	۲	۲	۴	۱۴
ظہر	۴	۲	۲	۲	۲	۱۲
عصر	۲	۴	۲	۴	۲	۱۶
مغرب	۴	۲	۲	۲	۲	۱۴
عشاء	۲	۴	۲	۲	۲	۱۴
جمعہ	۴	۲	۲	۲	۲	۱۴

نماز پڑھنے کا جو طریقہ بیان ہوا اس میں نماز کے شرائط کچھ نماز کے فرائض کچھ واجبات کچھ سنتیں اور کچھ مستحبات ہیں۔ اب ان کا علیحدہ علیحدہ اجمالی بیان کیا جاتا ہے۔

## شرائطِ نماز

نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ ان میں سے اگر کسی ایک کو بھی ترک کیا نماز قائم ہی نہ ہوگی۔

(۱) طہارت :-

نماز ہی کا بدن، کپڑا اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا ہر قسم کی نجاست (ناپاکی) سے پاک ہونا فروری ہے۔

(۲) سترِ عورت :-

مرد کے لٹے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا فروری ہے جبکہ عورت کو سارا جسم سوائے (۱) منہ کی ٹکلی (۲) ہتھیلیاں (۳) تلوؤں کا چھپانا فرض ہے۔

مسئلہ :- اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے جلد کا رنگ چمکے نماز نہ ہوگی۔ تنبیہ :- آج کل باریک کپڑے بہت چلتے ہیں۔ اگر باریک کپڑے کا پاجامہ وغیرہ پہنا جائے جس سے ران یا ستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو۔ علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ :- دھیز کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چمکا ہوا نہ ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہئیت معلوم ہوتی ہے ایسے

کپڑے سے نماز ہو جائیگی مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (درالمختار) اور لیاکڑ لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرجہ اولیٰ ممانعت بعض عورتیں بہت حشمت کرتے اور پاجامے پہنتی ہیں اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ :- بعض عورتیں ایسا باریک دوپٹہ نماز میں اور ٹھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی نظر آتی ہے یا ایسے کپڑے پہنتی ہیں جن سے اعضا کارنگ نظر آتا ہے۔ ایسے لباس سے بھی نماز نہیں ہوتی۔

(۳) استقبال قبلہ :- یعنی منہ اور سینہ کا قبلہ کی طرف ہونا

(۴) وقت :-

یعنی جو نماز پڑھنا ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے مثلاً آج کی عصر پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ عصر کا وقت شروع ہو جائے۔ اگر عصر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ صبح اوقات نماز مسجد میں آویزاں نقشہ سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ البتہ ہر نماز کے انتہائی اوقات یہ ہیں۔

فجر :- نماز فجر کا وقت طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ صبح صادق وہ روشنی ہے جو مشرق کی جانب مطلع آفتاب کے اوپر آسمان پر دکھائی دیتی ہے یہ روشنی بڑھکر آسمان پر پھیل

جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔

ظہر :- نمازِ ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے سے اُس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی کے دوچند ہو جائے۔ سایہ اصلی وہ سایہ ہے کہ جو آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر :- نمازِ عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے لیکر آفتاب کے ڈوبنے تک ہے۔ تنبیہ :- آفتاب کے زرد ہونے سے پہلے نماز ادا کر لی جائے۔ آفتاب کے زرد ہونے پر وقت مکروہ شروع ہو جاتا ہے جو غروب تک رہتا ہے اور بلا وجہ شرعی اتنی تاخیر کر کے وقت مکروہ میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

مغرب :- نمازِ مغرب کا وقت غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے شفق اس سپیدی کا نام ہے جو جانبِ مغربِ سُرخِ ڈوبنے کے بعد جنوباً و شمالاً پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

عشاء :- نمازِ عشاء کا وقت غروب شفق سے طلوع فجر تک ہے جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبے یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے یا اس قدر قلیل وقت میسر آئے کہ نمازِ فرض دو تہ پڑھنا ممکن نہ ہو تو وہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ ان دنوں کی عشاء کے فرض دو تہ کی قضا پڑھیں۔

مسئلہ :- اوقات مکروہ تین ہیں (۱) طلوع آفتاب سے لے کر

۲۔ منٹ بعد تک (۲) غروب آفتاب اور اس سے پہلے ۲۔ منٹ  
(۳) نصف النہار یعنی ضحوة کبریٰ۔ ان تینوں اوقات میں کوئی نماز  
جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا یونہی سجدہ تلاوت و سجدہ  
سہو بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۔ اس دن کی عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہو  
گیا تو عصر کی نماز پڑھے البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔

(۵) نیت :-

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ زبان سے کہنا فروری نہیں  
اگر کہہ لے تو بہتر ہے اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں اردو وغیر میں بھی ہو سکتی ہے۔  
مسئلہ :- نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کون سی نماز  
پڑھتا ہے تو فوراً بلا تاویل بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے  
گا تو نماز نہ ہوگی۔ (در مختار)

(۶) تکبیر تحریمہ :-

یعنی نماز کو اللہ اکبر کہہ کر شروع کرنا فروری ہے۔

مسئلہ :- اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خاص تعظیم الہی کے لفظ  
ہوں مثلاً اللہ اجل یا اللہ اعظم یا سبحان اللہ یا الحمد للہ وغیرہ الفاظ  
تعظیمی کہے تو ان سے بھی نماز کی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی

ہے (بہارِ شریعت)

## فرائض نماز

نماز میں سات فرض ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمیہ :-

حقیقتاً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے بہت

زیادہ ملی ہوئی ہے اسلئے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا ہے (بہارِ شریعت)

مسئلہ :- اگر کسی نے اللہ اکبر میں لفظ اللہ کو اللہ یا اکبر کو اکبار

یا اکبر پڑھا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر معافی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے

تو کافر ہے (درمختار)

(۲) قیام :-

فرض و وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام (کھڑا ہونا) فرض

ہے۔ اگر بغیر صحیح مجبوری کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی (درمختار)

تنبیہ :- آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں اگر ذرا بخار

آیا معمولی سی بیماری ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ وہی لوگ

اس حالت میں دس دس، پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ

کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کے پاس پیدل



چلے جاتے ہیں۔ ان پر جتنی نمازیں قیام کی قدرت کے باوجود بیٹھ کر پڑھی ہیں ان کا پھیر نافرہ ہے۔ یونہی اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا خادم کے سہارے پر کھڑا ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھی تو بھی نہ ہوئیں ان کا پھیر نافرہ۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے (بہارِ شریعت)

(۳) قرأت :-

قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروفِ مخارج سے اول کٹے جائیں کہ ہر حرفِ غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ضروری ہے کہ خود سننے اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع (سننے میں رکاوٹ) مثلاً شور و غل یا نقلِ سماعت (بہرین وغیرہ) نہیں تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح جہاں پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مثلاً طلاق دینے، جانور ذبح کرنے میں (عالمگیری)

مسئلہ :- مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں اور دو ترو سنتوں اور نوافل کی ہر رکعت میں امام اور منفرد (بے جماعت) پر فرض ہے اور مقتدی امام کے پیچھے پڑھنے والے کو کسی بھی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ ظہر ہو یا عشاء، کوئی سی ہو، امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ :- بعض لوگ ط ت س ث ص ا ع و ح ض ذ ظ

میں کوئی فرق نہیں کرتے یا درکھیں حروف بدل جانے سے اگر سمجھیں  
 فاسد ہو گئے تو نماز نہ ہوگی جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہونے اس  
 پر لازم ہے حروف کی صحیح ادائیگی میں رات دن پوری کوشش کرے  
 اور اگر صحیح پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہو تو فرض ہے کہ اس کی اقتدا  
 کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں  
 صورتیں ناممکن ہوں تو نماز کو کوشش میں اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل  
 کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ  
 سکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھیں اس طرح نمازیں اکارت جاتی ہیں (بہارِ ثلثیت)  
 مسئلہ ۱۔ گجراتی، انگریزی وغیرہ میں یسین ثلثیت اور آیات قرآنی وغیرہ  
 چھاپنے سے حروف مطلقاً بدل جاتے ہیں۔ یہ قرآن کی تحریف ہے اور نالجاہز  
 ہے (فتویٰ نعیمیہ) یہ دلیل بالکل بے سود ہے کہ عربی نہیں آتی اسلئے مجبوراً  
 گجراتی وغیرہ میں پڑھ لیتے ہیں بڑے افسوس کی بات ہے کہ دو ٹکے کی نوکری حاصل  
 کرنے کیلئے تو سب کچھ سیکھا جائے اور قرآن عظیم سکھنے کی کوئی زحمت گوارا  
 نہ کی جائے۔ اللہ عزوجل توفیق خیر عطا فرمائے۔

مسئلہ ۲۔ جس نے رات دن صحیح مخارج کے لئے کوشش کی سکھنے  
 میں کوئی کسر باقی نہ رکھی اس کے باوجود وہ سکھنے میں ناکام رہا جیسے  
 بعض لوگوں سے صحیح مخارج ادا ہوتے ہی نہیں اس کو تمام عمر کوشش

جاری رکھنا فروری ہے اور زمانہ کوشش میں وہ معذور ہے اور اسکی اپنی نماز ہو جائے گی صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو حروف اس کے غلط ہیں وہی دوسروں کے بھی غلط ہیں تو انکی امامت کر سکتا ہے۔

(۴) رکوع :-

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ

ہے (در مختار) اور پورا یہ کہ بیٹھ سیدھی بچھا دے (بہار شریعت)

(۵) سجود :-

ہر رکعت میں دو مرتبہ سجدہ فرض ہے، سجدے میں پیشانی کا زمین

پر جھنا سجدے کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط

اور دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب اور دونوں انگلیوں

کا پیٹ زمین پر لگ کر قبلہ رو ہونا سنت ہے (بہار شریعت) آج کل اکثر

دیکھا جاتا ہے کہ لوگ سجدوں میں یا تو دونوں پاؤں زمین سے اٹھا رکھتے

ہیں یا صرف انگلیوں کے سرے زمین سے لگا دیتے ہیں یا پاؤں الٹے کر لیتے ہیں

ان تینوں صورتوں میں سجدہ نہیں ہوگا اور ظاہر ہے سجدہ نہیں ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی۔

مسئلہ :- پیشانی کے جھنے کے یہ معنی ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو۔ اگر کسی

نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جھی تو سجدہ نہ ہوگا۔

مسئلہ :- کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روٹی یا قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر

پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دے سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں (عالمگیری) ہمارے ہاں بعض جگہ سردیوں میں مسجد میں غالیجے بچھاتے ہیں۔ ان پر سجدہ میں اس بات کا خیال بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دے تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک کی بڑی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوئی۔

مسئلہ:۔ کمانی دار (سپرنگ والے) گدے میں پیشانی خوب نہیں دیتی لہذا نماز نہ ہوگی۔

(۶) قعدہ اخیرہ :-

یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات منسولہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے۔

مسئلہ :- چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا، بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت ملالے (غنیہ)

(۷) خروج بعصنہ :-

یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً کرنا

جو نماز سے باہر کر دے مگر سلام کے علاوہ کوئی اور فعل قصداً پایا گیا تو نماز دوبارہ دہرانا واجب اور بلا قصد کوئی اس قسم کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔

## واجباتِ نماز

تکبیر تحریمیہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا: فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا: سورت ملانا یا قرآن کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا: الحمد کا سورت سے پہلے پڑھنا: الحمد اور سورت کے درمیان آئین اور بسم اللہ کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا: قرأت کے فوراً بعد رکوع کرنا ایک سجدے کے بعد بلا فصل دوسرا سجدہ کرنا: تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹکھہرنا: قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا: جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا: قعدہ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو: فرض و وتر و سنن مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ میں تشہد (التحیات) پر کچھ نہ پڑھنا: دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا: ایک لفظ بھی چھوڑے گا ترک واجب ہوگا: دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ السلام دونوں بار واجب ہے اور لفظ علیکم واجب نہیں بلکہ سنت ہے: وتر میں دعلے قنوت پڑھنا: تکبیر قنوت، عیدین کی چھ تکبیریں، عیدین میں دوسری

رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا ہر جہزی نماز یعنی مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور فجر اور جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں کی ہر رکعت میں امام کو جہر (بلند آواز) سے قرات کرنا، ظہر و عصر میں آہستہ پڑھنا، ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ ہونا، رکوع ہر رکعت میں ایک ہی بار کرنا، سجدہ ہر رکعت میں دو ہی بار کرنا۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ کرنا۔ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔ سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا و فرض یا دو واجب یا فرض واجب کے درمیان تین تسبیح (یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار) کی قدر وقفہ نہ ہونا۔ امام جب قرات کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ آواز سے مقتدی کا چپ رہنا۔ قرات کے علاوہ تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔ نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی، سجدہ سہو نہ کرے یا قصداً کسی واجب کو ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

## نماز کی سنتیں

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کھولے۔ ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیرے کا

قبلہ رو ہونا بوقت تکبیر سر نہ جھکانا اس طرح تکبیر قنوت اور تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لیجانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں عورت کیلئے سنت ہے کہ کندھوں تک ہاتھ اٹھائے امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر، بِسْمِ اللّٰهِ لَعْنَةُ حَمْدَةٍ اور سلام کہنا بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا اس طرح کہ مرد ناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے جھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اگلے بچل رکھے اور باقی انگلیاں اٹے ہاتھ کی کلائی کی پشت پر رکھے اور عورت اور خنثی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھے اس کی پشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکالتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ فوراً ناف کے نیچے لاکر باندھ لے ثناء اور تعویذ و تسمیہ و آئین کہنا اور ان سب کا آہستہ ہونا پہلے ثناء پڑھے پھر تعویذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے۔ تحریمیہ کے فوراً بعد ثناء پڑھے تعویذ صرف پہلی رکعت میں پڑھے اور تسمیہ ہر رکعت کے اول میں پڑھنا مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر ابتدا سے سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت تسمیہ پڑھنا مستحسن ہے تعویذ و تسمیہ مقتدی کے لئے سنت نہیں ہاں جس مقتدی کی رکعت جاتی رہی تو جو اپنی باقی رکعت پڑھے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ رکوع میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

کہنا اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور عورتوں کے لئے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا سنت ہے۔ آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔ حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا اکثر کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ رکوع اکیلے اللہ اکبر کہنا رکوع میں پیٹھ خوب بچھی ہوئی رکھے۔ یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر کھدیا جائے ٹھہر جائے۔ رکوع میں سر اونچا نیچا نہ ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ لٹکے ہوئے چھوڑ دے۔ رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور مقتدی کے لئے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَذَلِكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد (اکیلے اکیلے) تو دونوں کہنا سنت ہے۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے تو بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَذَلِكَ الْحَمْدُ کہنا بہتر ہے سجدہ کے لئے اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا اور



سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الا علی کہنا۔ اور سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اسکا الٹ کرے مرد کیلئے سجدے میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں اور پیٹ رانوں سے اور کلاٹیاں زمین پر نہ بچھائے مگر صاف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔

عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملاوے اور پیٹ کوران سے اور ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگ کر قبلہ رو ہونا سنت ہے سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا رکھنا مکروہ ہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان بائیں قدم بچھا کر اور دایاں قدم کھڑا کرنا۔ بیٹھنا اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا ملی ہوئی ہونا۔ جب دونوں سجدے کر لئے تو دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا۔ کمزوری وغیرہ کے سبب زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ دوسری رکعت میں شمار و تعویذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بائیں پاؤں بچھا کر دونوں سر میں اس پہ رکھ کر بیٹھنا اور

سیدھا قدم کھڑا کرنا اور سیدھے قدم کی انگلیاں قبلہ رو کرنا یہ مرد کے لئے ہے اور عورت دونوں پاؤں واہنی جانب نکال دے اور بائیں ٹہرین پر بیٹھے اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر رکھنا اور بایاں ہاتھ بائیں پر اور انگلیاں اپنی اصلی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا۔ گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے۔ کلمہ شہادت پر اشارہ کرنا۔ اس طرح کہ چھنگلیاں اور اس کے پاس والی کو بند کرے اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لاپر کلمے کی انگلی اٹھائے اور الٹا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کرے۔ قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر اگر کوئی عذر ہے تو حرج نہیں دوسرے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔ نوافل اور سنت غیر مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھے۔ درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔ مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ہونا۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَارِكْهُنَا پہلے واہنی طرف پھر بائیں طرف۔ امام کے لئے سنت ہے کہ دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے

کم آواز سے ہو۔

مسئلہ :- امام نے اگر سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے۔ جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو۔ البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا ہو تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔

## نماز کے مستحبات

حالتِ قیام میں سجدہ کی جگہ رکوع میں پشت قدم کی طرف سجدہ میں ناک کی طرف، قعدہ میں گود کی طرف، پہلے سلام میں سیدھے کندھے کی طرف اور دوسرے سلام میں لٹے کندھے کی طرف نظر کرنا جماہی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور نہڑ کے تو اوپر کے دانتوں سے نچلا ہونٹ دبائے اور اس سے بھی نہڑ کے تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں ہاتھ کی پشت سے یادوں میں آستین سے بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماہی نہیں آتی۔ انشاء اللہ جماہی فوراً رک

جائے گی۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا۔ جب  
 حَسَّ عَلَيَّ الْفَلَاحُ کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔  
 دونوں پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ ہونا۔ سجدہ زمین پر  
 بلا حائل ہونا۔

## مفسداتِ نماز

مسئلہ ۱۔ نماز میں بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا، کسی کو  
 قصداً یا سہواً سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا کسی کی چھینک کا  
 جواب دینا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

مسئلہ ۲۔ آہ، اوہ، اف، تف یہ الفاظ درود یا تکلیف کی  
 وجہ سے زبان سے نکلے یا آواز سے رو یا اور حروف پیدا ہوئے  
 ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف  
 آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں (عالمگیری)

مسئلہ ۳۔ اگر رونے سے صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے نماز  
 فاسد نہ ہوئی۔

مسئلہ ۴۔ مریض کی زبان سے آہ، اوہ نکلے۔ اس طرح چھینک، کھانسی اور ڈکار میں  
 جتنے حروف مجبوراً نکلے ہیں معاف ہیں یعنی نماز فاسد نہ ہوگی۔

سئلہ :- نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ بھول کر ہو یا جان بوجھ کر، تھوڑا ہو یا زیادہ حتیٰ کہ اگر تل کے برابر کوئی چیز بغیر چبائے نکل لی یا کوئی قطرہ اس کے منہ میں گرا اور اس نے نکل لیا نماز جاتی رہی۔

سئلہ :- سینہ کو قبلے سے پھیرنا، پے در پے تین بال اپنے جسم کے کسی حصے سے اکھیڑنا ایک رکن (مثلاً قیام یا رکوع یا سجدہ) میں تین بار اس طرح کھانا کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ اٹھا لیا پھر کھجایا پھر ہاتھ اٹھا لیا اور اگر جسم کے ایک حصے پر ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ کھجایا مگر ہاتھ حصے جسم سے علیحدہ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

سئلہ :- عمل کثیر (یعنی ایسا عمل جس کے کرنے والے کو دوسرے دیکھ کر یہ سمجھیں کہ یہ نماز میں نہیں ہے) سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

سئلہ :- قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا یا قرآن پاک الیسا غلط پڑھنا کہ جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد ہو جائے گی۔

سئلہ :- نماز کے آگے سے کسی کا گذرنا۔ نماز کو فاسد نہیں کرتا البتہ گذرنے والا خود سخت گناہگار ہوتا ہے (بہار شریعت)

# مکروہات نماز

مکروہات تحریمہ :-

نماز میں قصداً مکروہ تحریمی فعل کیا۔ نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ مکروہات تحریمہ کے چند ضروری مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

**مسئلہ :-** کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا، کپڑا سمیٹنا جیسا آج کل بعض لوگ مسجد میں جاتے ہوئے پا جامہ سمیٹ لیتے ہیں۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ :-** رومال یا شال یا منظر کے کنارے دونوں شانوں سے لٹکتے ہوں یہ مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا۔ اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے اور دوسرا پیٹھ پر جیسے عموماً اس زمانے میں کاندھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے تو یہ بھی نماز میں مکروہ تحریمی ہے (درمختار)

**مسئلہ :-** کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دوران نماز چڑھائی ہو بہر صورت مکروہ تحریمی ہے۔ دامن

سمیٹے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار)  
 مسئلہ :- شدت کا پیشاب، پاخانہ معلوم ہوتے وقت یا  
 غلبہ ریح (بیچھے سے خارج ہونے والی ہوا) کے وقت نماز پڑھنا  
 مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ :- کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے اگر سجدہ سنت  
 طریقے پر ادا نہ کر سکتا ہو تو ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور جبنا  
 بہتر اور اگر ہٹائے بغیر واجب ادا نہ ہو سکے تو ہٹانا واجب ہے  
 اگرچہ ایک بار سے زائد کی حاجت پڑھے (شامی)

مسئلہ :- انگلیاں چٹھانا، انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک  
 ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی  
 ہے (درمختار)

مسئلہ :- کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ  
 بھی کمر پر ہاتھ نہ رکھنا چاہیے۔

مسئلہ :- ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھا کہ پورا چہرہ پھر گیا یا  
 بعض پھر گیا مکروہ تحریمی ہے (درمختار) اگر منہ نہ پھیرے صرف  
 کنکھیوں سے (آنکھیں گھما پھر کر) ادھر ادھر بلا ضرورت دیکھے  
 تو کراہت تنزیہی ہے۔ اگر نادرًا کسی صحیح مقصد کیلئے ہو تو بالکل

حرج نہیں۔ نظر آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ :- کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی

ہے یونہی نماز پڑھنے والے کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے

یعنی اگر نماز کی طرف سے ہو تو کراہت نماز پر ورنہ خود اس پر

مسئلہ :- نماز میں بے ضرورت کھٹکار (بلغم وغیرہ) نکالنا

مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ :- نماز کے کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً

رکوع و سجود میں بیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی قومہ اور جلسہ میں سیدھے

ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔ قیام کے علاوہ کسی اور موقعہ

پر قرآن پڑھنا یا رکوع میں قرات ختم کرنا۔ امام سے پہلے معتدی

کار رکوع و سجود وغیرہ میں جانایا اس سے پہلے سر اٹھانا

(بہار شریعت)

مسئلہ :- کرتا یا چادر موجود ہونے کے باوجود صرف پا جاہ

یا تہبند باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر دوسرا کپڑا

میتسر نہیں تو معاف ہے (عالمگیری)

مسئلہ :- قبر کا سامنے ہونا۔ او نمازی و قبر کے درمیان

کوئی چیز حائل نہ ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔



مسئلہ :- کفار کے عبادت خانوں مثلاً مندر، گرجا وغیرہ میں نماز مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وہ شیاطین کی جگہ ہے (بحر الرائق) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے اسی طرح بد مذہب فرقے جن کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہو۔ ان کی تعمیر کردہ مساجد جب تک انہیں کے قبضے میں ہوں ان میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (ملفوظات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

مسئلہ :- الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر یا کرتے وغیرہ کے بٹن نہ لگانا کہ سینہ کھلا رہے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ ہاں بٹن تو کھلے ہیں لیکن نیچے اور کوئی لباس پہنا ہوا ہے جس سے سینہ نظر نہیں آتا تو نماز مکروہ تنزیہی ہے۔  
تصویر کے احکام :-

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے بد قسمتی سے مغربی تہذیب کی رو میں بہہ کر آج کل مسلمان جانداروں کی تصاویر والے کپڑے خود بھی پہنتے اور بچوں کو بھی پہناتے ہیں یاد رکھیں بچوں کو پہنانے کا گناہ خود پہنانے والے کے سر آتا ہے۔ تصاویر کی ممانعت میں صحیح حدیث میں ہے کہ "جس گھر میں

کتایا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (صحیح بخاری)  
 افسوس! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس واضح ارشاد کے باوجود  
 آج شاید ہی کسی مسلمان کا گھر ایسا ہوگا، جو جانداروں کی فوٹوؤں  
 اور کھلونوں سے سجا ہوا نہ ہو جب ہم خود ہی اپنے ہاتھ سے رحمت  
 کے فرشتوں کا اپنے گھروں میں داخلہ بند کریں پھر بلائیں اور  
 مصائب ڈیرہ لگائیں تو کیا عجب ہے۔  
**مسئلہ ۲۔** اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا، پہاڑ، درخت  
 وغیرہ تو اس میں حرج نہیں۔  
**مسئلہ ۳۔** تصویر اگر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اتارنے  
 کی جگہ یا کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے پاؤں تلے روندتے ہوں  
 تو ایسی تصویر کے مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ ہی اس  
 سے نماز میں کراہت آئے جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو۔  
**مسئلہ ۴۔** اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر  
 دیکھیں، تو اعضاء کی تفصیل دکھائی نہ دے یا تصویر تو بڑی لیکن  
 اس کے چہرے پر روشنائی پھیر دی یا اس کے چہرے کو کھرج  
 ڈالا یا تصویر کھڑے وغیرہ کے نیچے چھپی ہوئی ہو تو ان صورتوں میں  
 کراہت نہیں۔

مسئلہ :- بزرگان دین کی تصویر بقصد تبرک رکھنا حرام ہے  
(ملفوظات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

مسئلہ :- تصویر بنانا یا بنوانا حرام ہے خواہ دستی (ہاتھ سے بنی ہوئی) یا عکسی (کیمرا سے عکس لے کر) دونوں کا ایک ہی حکم ہے  
(بہار شریعت)

مکروہات تنزیہیہ :-

یعنی وہ افعال جو شرعاً ناپسندیدہ ہیں۔ اُس کے کرنے سے نماز ہو جاتی ہے اور ایسی نماز کا اعادہ بھی واجب نہیں نیز اس کے کرنے سے گناہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ :- کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا جبکہ دوسرے کپڑے ہوں نماز مکروہ تنزیہیہ ہے۔

مسئلہ :- سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی بوجھ معلوم ہوتی ہو یا گرمی ہوتی ہو مکروہ تنزیہیہ ہے اگر ننگے سر نماز پڑھنے میں خشوع آتا (دل لگتا) ہو تو ننگے سر نماز مستحب ہے۔ مگر عوام کے سامنے پڑھنے میں احتیاط مناسب ہے (در مختار)

مسئلہ :- نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے جبکہ

عمل کثیر کی حاجت نہ ہو اور نہ اٹھانے سے خشوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

مسئلہ :- کوئی ننگے سر نماز پڑھ رہا ہو یا اس کی ٹوپی گر گئی ہو تو دوسرے کو اجازت نہیں کہ وہ نماز پڑھنے والے کو ٹوپی پہنارے

مسئلہ :- ٹخنوں سے نیچے پائینچے ہونا مرد کے لئے نماز میں

مکروہ تنزیہی ہے۔ تنبیہ :- پائینچے ہر وقت مرد کو ٹخنوں سے

اونچے رکھنا چاہیے۔ کہ یہ آداب لباس میں سے ہے اور حدیث میں

اس کی تاکید آئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

ٹخنوں سے جو کچھ اچھے کرتا ہے وہ نار (آگ) میں ہے۔

مسئلہ :- اکثر لوگوں کو دیکھا جاتا ہے وہ نماز کے وقت اپنے

پائینچوں کو لوٹ کر (فولڈ کر کے) یا پا جائے کو ازار بند کی جگہ سے

گھس کر ٹخنوں سے اونچا کر لیتے ہیں۔ نماز میں اس طرح کرنا

مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ :- نماز میں بلا ضرورت قصداً کھانا، کھنکارنا

مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ :- رکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچا نیچا کرنا مکروہ تنزیہی

ہے۔ بغیر عذر دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا مکروہ تنزیہی ہے۔ دائیں

بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراویح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سنت ہے۔

مسئلہ :- نمازیں آنکھیں بند رکھنا مکروہ تنزیہی ہے مگر بند رکھنے میں خشوع آتا ہے تو بند کرنا بہتر ہے (مشامی)

مسئلہ :- جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں حرج نہیں (عالمگیری)

مسئلہ :- مرد کو مسجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ سے بلا عذر مکھی، مچھراڑانا مکروہ تنزیہی ہے (عالمگیری)

مسئلہ :- نماز کے لئے دوڑنا مکروہ ہے۔

## نماز توڑنے کے اعذار

مسئلہ :- سانپ وغیرہ کے مارنے کے لئے جبکہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی

جانور بھاگ گیا اس کو پکڑنے کے لئے یا گاڑی چھوٹ رہی ہو یوں اپنے یا پرلے

کم از کم ایک درہم کے نقصان کا خوف مشاؤد و دھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری

روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا کم از کم ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکالے

بھاگا ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت (در مختار - عالمگیری)

مسئلہ :- پاخانہ پیشاب معلوم ہوا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے۔

بشرطیکہ وقت و جماعت فوت نہ ہو جائے اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ وقت کے فوت ہونے کا لحاظ ہوگا (درمختار، عالمگیری)

## سجدہ سہو کا بیان

جب نماز کا کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی فرض کو مکرر کیا جائے۔ مثلاً رکوع دوم مرتبہ کرے نماز کے فرض یا واجب میں زیادتی ہو جائے مثلاً قعدہ اول میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لے تو سجدہ سہو لازم ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد اور درود پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اس کے بعد پھر تشہد، درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ سجدہ سہو کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

مسئلہ ۱۔ فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیرات، انتقالات اور

تسبیحات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی (ردالمحتار وغنیہ)  
 مسئلہ :- ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے  
 سب کے لئے کافی ہیں (ردالمحتار)

مسئلہ :- امام کے سہو سے مقتدی کو بھی سجدہ سہو کرنا ہوگا۔  
 لیکن اگر مقتدی سے سہو ہو جائے تو مقتدی کو سجدہ سہو لازم نہیں  
 کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔ امام سہو کرنے لگے تو مقتدی سبحان اللہ  
 کہہ کر امام کو یاد دلائے۔ اگر امام لوٹ آئے تو بہتر ورنہ مقتدی  
 امام کی اتباع کرے اور آخر میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے۔

## سجدہ تلاوت کا بیان

سجدہ تلاوت سے مراد وہ سجدہ ہے جو چودہ آیات سجدہ میں  
 سے کسی ایک آیت کو پڑھنے یا سننے سے واجب ہوتا ہے۔ سجدہ  
 تلاوت کے چند ضروری مسائل یہ ہیں :-

مسئلہ :- سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر  
 کہے اور پھر سجدہ کرے۔ سجدہ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ  
 ہاتھ اٹھائے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام (تنویر الابصار)

مسئلہ :- آیت سجدہ نماز میں پڑھی تو فوراً سجدہ کرنا واجب

ہے اور نماز کے علاوہ پڑھی تو فوراً سجدہ کرنا واجب نہیں البتہ بہتر ہے کہ فوراً کر لے جبکہ وضو تیار ہو بلا وجہ تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ مسئلہ :- ایک دوسرے کے لئے سجدہ کر دے تو ادا نہیں ہو سکتا آج کل عوام میں مشہور ہے کہ جس کے گھر پر قرآن خوانی ہوتی ہے وہی چودہ سجدے کرے باقیوں پر واجب نہیں یہ باسکل غلط ہے۔

## نماز وتر

نماز وتر واجب ہے۔ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم

ہے اس کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے

بہتر یہ ہے کہ آخرات میں تہجد کے ساتھ پڑھی جائے لیکن جس کو

خوف ہو کہ اٹھ نہیں سکے گا وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سمونے سے

پہلے پڑھ لے۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے

اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت میں تسمیہ، سورہ فاتحہ

اور سورہ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا

ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے۔

دُعَاۃ قنوت۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں



وَسْتَغْفِرُكَ وَتُؤْمِنُ بِكَ وَتَتَوَكَّلُ

اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ

عَلَيْكَ وَنُثِنِّي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ

رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں

وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ

اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اُس

يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلكَ

شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے

نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِي وَ

ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور

نَحْفِدُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَنَخْشِي

خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تجھے عذاب

عَذَابِكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِ مُلْحِقٌ

سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے

جو دعائے تہنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ پڑھے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا

حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

نماز وتر کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

سئلہ :- اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو واپس نہ لوٹے بلکہ سجدہ سہو کرے۔

سئلہ :- بھول کر پہلی یا دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے۔

سئلہ :- وتر جماعت سے پڑھی جا رہی ہو جیسا کہ رمضان المبارک میں پڑھتے ہیں اور مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی رکوع میں چلا جائے۔

## امامت کا بیان

سئلہ :- امام صحیح العقیدہ سنی، پرہیزگار، پابند شریعت صحیح قرآن پڑھنے والا اور نماز و طہارت کے مسائل زیادہ جاننے والا ہونا چاہیے۔

سئلہ :- وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچ گئی ہو جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو یا حضرت صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی شان میں تبراً (گالیاں) کہتا ہو۔ قدری (تقدیر کا منکر) وغیرھا

یا وہ جو شفاعت یا دیدار الہی یا عذاب قبر یا کراما کا تبین کا انکار کرتا ہو۔ ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی (عالمگیری، غنیہ) اس سے سخت حکم وہابیہ زمانہ کا ہے کہ اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں (بہار شریعت)

مسئلہ :- بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر تک نہ پہنچی ہو اور فاسق معین جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خوار، چغل خور وغیرہم جو گناہ کبیرہ بالاعلان (مصرعام) کرتے ہیں۔ ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور اس کا دوبارہ پڑھنا واجب (در مختار، ردالمحتار) ایسے شخص کو نہ

فرض نماز میں نہ تراویح میں نہ نوافل میں کسی نماز میں امام نہیں بنا سکتے ہیں یہی حکم داڑھی منڈھے یا حد شرع سے کم رکھنے والے کا ہے۔ تنبیہ: عوام میں یہ جاہلانہ بات مشہور ہے کہ داڑھی رکھنا سنت اور نہ رکھنا تو کوئی گناہ نہیں حالانکہ احادیث کثیرہ میں اس کی تاکید آئی ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک داڑھی رکھنا واجب، مونڈنا یا ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے (در مختار)

## جماعت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز باجماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے (بخاری و مسلم) جماعت کے چند ضروری مسائل یہ ہیں:-

مسئلہ:- مرد عاقل و بالغ، آزاد، قادر (غیر مجبور) پر جماعت واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرنے والا مردود الشہادت اور اس کو سزا دی جائے گی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا وہ گنہگار ہوں گے (در مختار)

مسئلہ:- مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو، اپاہج جس کا پاؤں کٹ گیا ہو جس پر فانی گرا ہو، اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ آندھی، سخت سردی، سخت اندھیرا، سخت بارش، شدید کیچڑ حائل ہونا، مال یا کھانے کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے۔ قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔ ظالم کا خوف، پاخانہ پیشاب یا ریاح کی حاجت شدید ہے۔ کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔ گاڑی

کے چلے جانے کا اندیشہ ہو۔ مرہین کی تیمارداری کہ جماعت کیلئے  
جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور وہ گھبراتے گا۔ سب ترک جماعت  
کے لئے عذر ہیں (درمختار)

مسئلہ :- والدین جماعت سے منع کریں تو نہ رُکے بلکہ  
جماعت سے ضرور پڑھے۔

## نماز جمعہ

جمعہ کی نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ  
مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام  
ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔

شرائط جمعہ :- جمعہ کی نماز کے لئے یہ شرطیں ہیں کہ ان کا  
ہونا ضروری ہے اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو جمعہ نہ ہوگا  
جس جگہ کوئی شرط مفقود ہو وہاں ظہر کی نماز پڑھی جائے گی،  
(۱) شہر ہو یا شہر کے قائم مقام وہ گاؤں ہو جو اپنے علاقے میں  
مرکزی حیثیت رکھتا ہو (۲) ظہر کا وقت ہو (۳) نماز سے پہلے  
خطبہ ہو (۴) جماعت ہو کہ بلا جماعت جمعہ نہ ہوگا (۵) عام  
اجازت ہو۔

جن پر جمعہ فرض ہے :-

ہر مسلمان مرد جو آزاد، بالغ، عاقل، تندرست اور مقیم ہے

اس پر جمعہ فرض ہے ۔

جن پر جمعہ فرض نہیں :-

عورت، غلام و قیدی، نابالغ، مخبوط الحواس، بیمار، اپاہج

تیمار دار، مسافر جس کو کسی کا خوف، جس کو کسی نقصان کا صحیح اندیشہ

ہو ان پر جمعہ فرض نہیں ہاں اگر مسافر، مریض اور عورتیں نماز میں

شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہوگی اور ظہر ان کے ذمے سے

ساقط ہو جائے گی جمعہ کے چند ضروری مسائل یہ ہیں ۔

مسئلہ :- جمعہ کے دن غسل کرنا سنت اور اچھے کپڑے پہننا

خوشبو لگانا، مسواک کرنا، اور پہلی صفت میں بیٹھنا مستحب ہے،

مسئلہ :- جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ خطبہ میں بھی حرام

ہیں مثلاً کھانا، پینا، سلام و کلام وغیرہ کرنا یہاں تک کہ امر بالمعروف

کرنا، سب حاضرین پر خطبہ سننا اور چپ رہنا فرض ہے ہاں

خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے ۔

مسئلہ :- خطیب نے کوئی دعائیہ کلمہ کہا تو سامعین کو

ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ دو خطبوں کے درمیان بغیر

ہاتھ اٹھائے دل میں نیک دعا کرنا جائز ہے۔

## نمازِ عیدین

عیدین کی نماز واجب ہے سب پر نہیں بلکہ اُن پر جن پر جمعہ فرض ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے مگر عید الفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے ان نمازوں سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔ ان دونوں نمازوں کے ادا کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

### طریقہ نماز

پہلے نیت کرے دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب مع زائد چھ تکبیروں کے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ

باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے، اس کے بعد دوسرا  
 اوتیسری تکبیر میں ہاتھ لٹکانے اور چوتھی میں ہاتھ باندھ لے اس  
 کو یوں یاد رکھے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے  
 وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ  
 لٹکا دیئے جائیں پھر امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھ کر  
 الحمد اور سورت جہر کے ساتھ پڑھے پھر رکوع کرے۔ دوسری  
 رکعت میں پہلے الحمد اور سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ  
 لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ  
 اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور قاعدے کے مطابق  
 نماز کو پوری کرے۔

### عید کے مستحبات :-

حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، مسواک و غسل کرنا، اچھے  
 کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عید گاہ کو پیدل جانا، راستہ میں تکبیر کہتے  
 ہوئے جانا دوسرے راستے سے واپس آنا، عید الفطر میں نماز  
 سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، کوئی میٹھی چیز کھانا، کھجوریں ہوں تو  
 طاق یعنی تین، پانچ، سات وغیرہ کھانا بہتر ہے۔ آپس میں ملنا  
 مصافحہ و معالقبہ کرنا۔ مبارکباد دینا۔



کلمات تکبیر :-

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝ نوں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک  
ہر نماز کے فوراً بعد یہی تکبیر ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا  
افضل ہے اسے تکبیر تشریف کہتے ہیں۔

## نمازِ جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ  
ہے کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ  
سب گنہگار ہوں گے جن کو خبر پہنچی تھی اور انہیں آئے اس  
کے لئے جماعت شرط نہیں ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا  
ہو گیا۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ اس کے دو رکن ہیں  
(۱) چار بار تکبیر کہنا (۲) کھڑے ہو کر پڑھنا اور اس کی تین سنبتیں  
ہیں (۱) اللہ کی حمد و ثنا کرنا (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود  
پڑھنا (۳) میت کے لئے دعا کرنا۔ نیز میت کا سامنے ہونا  
ضروری ہے غائب کی نماز نہیں۔

ظریقہ نماز :- پہلے نیت کر کے امام و مقتدی کا نون تک ہاتھ

اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے باندھ لیں اور سناہ پڑھیں وَتَعَالَى حَبْدُكَ كَعَبْدِكَ وَجَلَّ كَمَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا درود شریف پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور دُعا پڑھیں مقتدی تکبیر میں آہستہ کہے اور امام زور سے۔

بالغ مرد و عورت کی دُعا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا

الہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو

وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا

اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے

وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَانْشَأْنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ

کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الہی تو ہم میں سے

اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَيَّ الْاِسْلَامِ وَ

جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور

مَنْ تَوَقَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَقَّهُ عَلَيَّ الْاِيْمَانِ ط

ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے

نَا بِالْغُلُوطِ كِي دُعا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا

الہی اس (دلوں کے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر

فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا آجْرًا وَذُخْرًا

سامان کرنیوالا بنا دے اور اسکو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آئیوالا

وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفِّعًا

بنا دے اور اسکو ہماری سفارش کرنیوالا بنا دے اور وہ جسکی سفارش منظور ہو جائے

نَابِالِغِ لَطْفِي كِي دُعَا- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا

الہی اس (لطیفی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان

فَرَطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا آجْرًا وَذُخْرًا

کرنیوالی بنا دے اور اسکو ہمارے لئے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آئیوالی بنا دے

وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفِّعَةً

اور اسکو ہمارے لئے سفارش کرنیوالی بنا دے اور وہ جسکی سفارش منظور ہو جائے

دعا کے بعد پھر تکبیر کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

نماز جنازہ کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

مسئلہ ۱۔ جنازہ کو کندھا دینا عبادت اور بہت اجر و ثواب

ہے۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو

نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا

ہے محض غلط ہے صرف نہلانے اور بلا حائل بدن کو ہاتھ لگانے

کی ممانعت ہے۔ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۔ نماز جنازہ اس میت کی ہے جو زندہ پیدا ہوا،

پھر مر گیا جو مرا ہوا پیدا ہوا اس کی نماز نہیں۔ بچہ اگر مردہ پیدا ہو تو اس کے لئے غسل اور کفن بطریق مسنون نہ دیا جائے بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔

مسئلہ ۷۔ بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت سے لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اگر جوتا پہنے پڑھی تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔  
مسئلہ ۸۔ جو پیدائشی مجنوں (پاگل) ہو یا بالغ ہونے سے پہلے مجنوں ہو گیا ہو کہ اسی جنوں کے عالم میں موت واقع ہوئی تو نابالغ کی دعا پڑھیں گے۔

## نماز تراویح

خاص رمضان کی راتوں میں عشاء کے بعد اور نماز وتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ تراویح ہے۔ تراویح مرد و عورت دونوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی بسبب رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ ہیں۔ ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا اور یہ تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَكْرُوتِ ط

پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے

سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ

پاک ہے وہ اللہ جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا

وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ سُبْحَانَ

اور قدرت والا اور بڑائی والا اور سطوت والا ہے پاک ہے

الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ ط

وہ اللہ جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا کہ نہ اس کے لئے نیند اور نہ موت ہے

سُبُوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ

وہ بے انتہا پاک ہے بے انتہا مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور

وَالرُّوْحِ ط اللَّهُمَّ اجْرِنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ

روح کا پروردگار ہے۔ الہی ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے اے پناہ

يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ الصَّلَاةِ بِرُحْمَتِكَ

دینے والے اے نجات دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة ہو۔

نماز تراویح کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

سئلہ ۱۔ نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہیں ہوگی۔

سئلہ ۲۔ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھوانا جائز ہے۔

بغیر طے و گفتگو وغیرہ کئے بطور خدمت کچھ دیا جائے تو جائز ہے۔  
 مسئلہ :- جس نے فرض جماعت سے نہیں پڑھے وہ وتر بھی  
 جماعت سے نہ پڑھے بلکہ تنہا پڑھے۔

مسئلہ :- تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے بلکہ بعضوں  
 کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں (در مختار)

مسئلہ :- مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام  
 رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے  
 اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے إِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا  
 كُتْلَىٰ يَعْنِي مَنْفِقٌ جِبِ نَمَازٍ كُو كُھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے  
 (غنیہ وغیرہا)

نماز مسافر :-

مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم  $\frac{3}{8}$  ۵ میل کے ارادہ سے  
 اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ اس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز  
 میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اسکے حق  
 میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ نماز مسافر کے چند ضروری مسائل  
 یہ ہیں :-

مسئلہ :- مسافر نے سہواً یا قصداً چار پڑھے اور دو کے بعد

قعدہ کرے تو فرض ادا ہو جائیں گے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو جائیں مگر قصداً چار پڑھنے والا سخت گنہگار ہے اس پر توبہ لازم ہے۔

مسئلہ :- اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار ہی پڑھے گا اور اگر مقیم مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو امام کے سلام کے بعد وہ اپنی دو رکعتیں پوری کرے گا مگر ان دو رکعتوں میں فاتحہ نہیں پڑھے گا بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے گا اور باقی معمول کے مطابق ادا کرے گا۔

مسئلہ :- مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے اور جس شہر یا بستی میں جائے اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر پڑھے اگر پندرہ روز یا زیادہ رہنے کی نیت ہو تو پوری پڑھے۔

مسئلہ :- قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے سنت و وتر میں قصر نہیں سفر میں سنتیں مکمل پڑھی جائیں۔  
نماز اشراق :-

اس نماز کی بڑی فصیلت ہے۔ حدیث میں ہے جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا۔ یہاں تک کہ

آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور  
عمرہ کا ثواب ملے گا۔

نمازِ چاشت :-

اس نماز کی بہت ہی زیادہ فضیلت ہے ہمیشہ پڑھنے  
والے کے سب گناہ بخشتے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے  
برابر ہوں اور اس کے واسطے جنت میں سونے کا محل ہوگا اس  
نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔  
افضل بارہ ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شری تک ہے  
نمازِ تسبیح :-

اس نماز کا بے انتہا اجر و ثواب ہے۔ پوری عمر میں کم  
از کم ایک مرتبہ ضرور پڑھنا چاہیے۔ اس کی چار رکعتیں ہیں مکروہ  
وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا۔ بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے  
پڑھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا، پڑھے ثنا  
کے بعد پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ پھر تعوذ اور تسمیہ اور فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دس بار یہی کلمہ  
پڑھے پھر رکوع میں جا کر رکوع کی تسبیح کے بعد دس بار پھر یہی کلمہ پڑھے  
پھر رکوع سے اٹھ کر تسمیح و تحمید کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھے پھر رکوع



میں جا کر سجدے کی تسبیح کے بعد دس بار پھر سجدے سے ۱۰ گنا کر جلسہ میں دس بار پھر سجدے  
سجدے میں تسبیح کے بعد دس بار پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ بار اور پھر  
اسی ترتیب سے چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں پچھتر بار اور چاروں رکعتوں میں تین سو بار  
یہ لکھ پڑھا جائے گا۔ نماز حاجت

جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے  
پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ پاک ہے

اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ

اللہ عرش عظیم کا مالک اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ

جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے اے اللہ میں تجھ سے میری رحمت کے

رَحْمَتِكَ وَعَنْ أَلَمِ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ

اسباب مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے ذرائع طلب کرتا ہوں اور ہر نیکی

مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ

کا حصول اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتا ہوں

إِشْرًا لَاتَدْعُ ذُنُوبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا

(اے اللہ میرا کوئی گناہ نہ چھوڑ بغیر بخشے اور کوئی

ہمناں الا فرجته ولا حاجه ہی

غم بغیر دور کئے اور کوئی حاجت جو تیری رضا کے

لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

موافق ہے بغیر پورا کئے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان

قضا نمازیں :-

جو نماز وقت پر نہ پڑھی جائے وہ قضا ہے اور بلا عذر

شرعی نماز فرض یا نماز وتر قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ قضا کرنے

والے پر فرض ہے اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے تو یہ کرے

قضا نماز کے چند ضروری مسائل یہ ہیں۔

سئلہ :- قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب

بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع وغروب آفتاب اور

صنوعہ کبریٰ کے وقت جائز نہیں کہ ان اوقات مکروہ میں نماز جائز نہیں۔

سئلہ :- جس کے ذمہ کئی سال کی نماز قضا ہو تو اسکی ادائیگی

کا آسان طریقہ یہ ہے ہر روز کی نماز کی قضا بلس رکعتیں ہوتی ہیں

دو فرض فجر کے چار ظہر چار عصر تین مغرب چار عشاء کے اور تین

اگر قضا نماز کی صحیح تعداد یاد نہیں تو گمان غالب کرے اور اتنی ہی پڑھے۔ قضا میں یوں نیت کرنی ضروری ہے۔ نیت کی میں نے سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فجر کی جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی یا پچھلی ظہر کی جو مجھ سے قضا ہوئی اور ابھی تک میں نے اسے ادا نہ کیا اسی طرح ہر نماز میں یہی نیت کیا کرے اور جس سے قضا نمازیں کثرت سے ہیں وہ آسانی کے لئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے دوسری تخفیف یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سُبْحَانَ اللَّهِ تین بار کہہ کر رکوع کرے مگر وتروں کی تینوں رکعت میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں تیسری تخفیف یہ کہ پچھلی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ کہہ کر سلام پھیر دے چوتھی تخفیف یہ کہ وتروں کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کر فقط ایک یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِي کہے۔

(احکام شریعت)

## مسنون دعائیں

جب گھر سے نکلے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ط

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا

جب مسجد میں داخل ہو۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے

جب مسجد سے نکلے۔ اَللّٰهُمَّ رَاقِيْ اَسْئَلُكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل

مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ط

مانگتا ہوں اور تیری رحمت۔

جب سوکرا اٹھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں

اَحْيَانًا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاَلَيْهِ النُّشُورُ ط

مانے (یعنی سونے) کے بعد زندہ (یعنی اٹھایا) کیا اور (ہمیں) اسی کی طرف اٹھانا ہے

جب بیت الخلاء جانا چاہے۔ اَللّٰهُمَّ رَاقِيْ

اے اللہ میں تیری

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط

پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔

جب بیت الخلاء سے نکل آئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

سب تعریف اللہ کے

الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذَى وَعَافَانِي ط

لئے ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور کیا اور مجھ کو عافیت دی۔

جب کھانے سے فارغ ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے

اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ط

ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا

جب کسی کے گھر کھائے تو یہ بھی کہے۔ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ

اَطْعِمْ مَنۢ اَطْعَمَنِي وَاَسْقِ مَنۢ سَقَانِي

کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا

جب کوئی لباس پہنے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي كَسَانِي

سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے مجھ کو لباس پہنایا

مَا اُوَارِي بِهٖ عَوْرَتِي وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي حَيَاتِي ط

کہ میں اس سے ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اسکے ساتھ زینت کرتا ہوں

جب سواری پر بیٹھ جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ

شکر ہے اللہ کا۔ پاک ہے وہ

الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں کیا ورنہ ہم اس کو قابو میں کر نہ پالے نہ تھے

وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ط

اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

شَبَّ قَدْرُ وَشَبَّ بَرَاتٌ فِي بَطْنِ ط

اے اللہ بیشک تو

عَفْوٌ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّي يَا غَفُورٌ ط

معاف کرنیوالا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرما دے اے بخشنے والے

جَبَّ قَبْرُ تَانِ جَاءَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ ط

سلام ہو تم پر اے

الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ ط

قبروں والو اللہ ہمیں اور تمہیں بخشنے تم آگے

سَلَفْنَا وَنَحْنُ بِالْأَشْرَطِ ط

جاچکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آئیے ہیں۔

جَبَّ آيُنِي دَيْكِي ط

اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے

فَدَسِّنْ خُلُقِي ط

تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے۔

جب چاندیکھے۔ اَللّٰهُمَّ اَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْيَمَنِ

اے اللہ اس چاند کو ہم پر برکت

وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ

ایمان، خیریت، سلامتی والا کردے اور (ہمیں) توفیق دے

لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى رِزْقِيْ وَرَبُّكَ اللهُ

اُس (عمل) کی جو تجھے پسند اور مرغوب ہو (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے

جب کوئی مصیبت پہنچے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ

بیشک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی

رَاٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِيْ

طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ میں اپنی اس مصیبت میں تجھ سے ثواب کا

فَاَجِرْنِيْ فِيْهَا وَاَبِدْ لِيْ مِنْهَا خَيْرًا

امیدوار ہوں پس مجھے اس میں اجر دے اور اسکا بہتر بدلہ دے۔

جب قرض اور فکر ہو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ

اے اللہ میں فکر اور غم

مِنَ الْاَهْمِ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ

سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے کھچے لینے

مِنْ غَلْبَةِ الدّٰيْنِ وَقَهْرِ الرّٰجَالِ

اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

کتابت مطاہرہ حبیب (روپڑی)

بائیں پڑھنے کی دعا  
ذکرہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی وجود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ہے

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ

بادشاہی اور اسی کے لیے تعریف ہے وہجا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ

حَى لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا ط وَالْجَلَالِ

ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی

وَالْأَكْرَامِ ط بَيِّدَةِ الْخَيْرِ ط وَهُوَ عَلَى

والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

پر قادر ہے۔

كَمَا نَأْكُلُ مِنْهُ ط بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يُضَرُّهُ

اللہ جس کے نام سے

أَسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ

زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی وہ سننے

السَّمِيعُ عَلِيمٌ ط

اور جاننے والا ہے۔





بِسْمِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَدُكَ

۷۸۶

يَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

# کراچی سطح پر روح پرور اجتماع

وقت : ہر جمعرات بعد نماز مغرب

مقام

جامع مسجد گلزار حبیب سو لجر بازار نزد ہولی فیمیلی ہسپتال

تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے علاقے کی  
مساجد میں دینی کام شروع کرنے کے سلسلے میں رجوع کریں

امیر دعوتِ اسلامی

مولانا محمد الیاس قادری

خطیب نور مسجد اولڈ ٹاؤن - کاغذی بازار - کراچی

## دعوتِ اسلامی

بِسْمِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَدُكَ

۷۸۶

بِسْمِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

# کراچی سطح پر روح پرور اجتماع

وقت : ہر جمعرات بعد نماز مغرب

مقام

جامع مسجد گلزار حبیب سو لجر بازار نزد ہولی فیمیلی ہسپتال

تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے علاقے کی  
مساجد میں دینی کام شروع کرنے کے سلسلے میں رجوع کریں

امیر دعوتِ اسلامی

مولانا محمد الیاس قادری

خطیب نور مسجد اولڈ ٹاؤن - کاغذی بازار - کراچی

## دعوتِ اسلامی